Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شمارہ 28

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

21- رمضان 1436 ہجری قمری 9- وفا 1394 ہش 9- جولائی 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔
اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِكۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور اُن کے موافق اپنے تئیں بناؤ

(ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو!! خدائے تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے اور جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ کیا اس کے آگے بھی مکّاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بیباکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریّت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور اُن کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محلِ شہوت ہو سکتی ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشاء ہے کہ تُو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اُٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت۔ بلکہ چاہئے کہ تُو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولیٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تُو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر یک ناجائز ذکر سے۔

باہم ''بخل'' اور کینہ اور حسد اور بُغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔ اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے۔ جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں اور وہ آیت کریمہ یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اُس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں کوئی بھی توکّل کے لائق نہیں۔ کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت و ربوبیت خاصہ کے ہر یک حق اُسی کا ہے۔ اِسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اُس کی پرستش میں اور اُسکی محبت میں اور اُس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اِس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اُس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متادّب بن جاؤ اور اُس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اُس کی عظمت اور جلال اور اُس کے حُسنِ لازوال کو دیکھ لیا ہے۔

بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلّف اور تصنّع دُور ہو جائے اور تم اُس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ اُن سے کچھ تعرّض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔

اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے اور اُس کی آزار کی عوض میں تُو اس کو راحت پہنچاوے اور مروّت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔

پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجا لاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدّعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکر گذاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔

عزیزو! اپنے سلسلہ کے بھائیوں سے جو میری اس کتاب میں درج ہیں باستثنا اس شخص کے کہ بعد اس کے خدائے تعالیٰ اس کو ردّ کر دیوے خاص طور سے محبت رکھو اور جب تک کسی کو نہ دیکھو کہ وہ اس سلسلہ سے کسی مخالفانہ فعل یا قول سے باہر ہو گیا تب تک اس کو اپنا ایک عضو سمجھو۔ لیکن جو شخص مکّاری سے زندگی بسر کرتا ہے اور اپنی بدعہدیوں یا کسی قسم کے جور و جفا سے اپنے کسی بھائی کو آزار پہنچاتا ہے یا وساوس و حرکاتِ مخالف عہد بیعت سے باز نہیں آتا وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے اس سلسلہ سے باہر ہے۔ اس کی پرواہ نہ کرو۔

چاہئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدائے تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدّم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دُکھ اُٹھاؤ۔ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 549 تا 552)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہماری جماعت کو چاہئے کہ نفس پر موت وارد کرنے اور حصول تقویٰ کے لئے وہ اوّل مشق کریں جب خدا تعالیٰ ان کی محنت دیکھے گا تو خود اُن پر رحم کرے گا

حقیقی مسلمان اور حقیقی تقویٰ پر چلنے والے وہی ہوں گے جو اس زمانہ کے امام کے ساتھ جڑنے والے ہوں گے

ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آکر نیک باتوں اور تقویٰ کو قائم کرنا ہے اور دوسری طرف یہ کہ ہمیں فیس بک (Facebook) سے کیوں روکا جاتا ہے، ہمیں ہماری آزادی سے کیوں محروم کیا جاتا ہے۔ یہ دو باتیں ساتھ ساتھ نہیں چل سکتیں

قرآن کریم کو حقیقت میں ماننے والوں کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ قرآنی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود کو مانیں اور آپ کے بعد آپ کے جاری نظام خلافت کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ جب یہ صورت ہوگی تو تبھی ایک رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم پورا ہوگا

اگر حقیقت میں حبل اللہ کے انعام سے فیض پانا چاہتے ہو تو مسیح موعود کو مان کر اُمّت واحدہ بن جاؤ

نبوت کی طرف سے کہی گئی تمام باتوں پر ایمان اور یقین نبوت سے تعلق میں بڑھاتا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر تو یقین رکھتے ہیں، آپ کو سچا مسیح موعود بھی مان لیتے ہیں، مہدی معہود بھی مان لیتے ہیں لیکن خلافت سے تعلق ضروری نہیں ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بہت بڑے اعلان اور دعویٰ کو جھٹلانے والا بن جاتا ہے۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے منکر ہیں، وہ آپ کے اس واضح اعلان کے اس حصہ کو نہیں مانتے کہ خلافت احمدیہ دائمی قدرت ہے جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی

’’یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے‘‘

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب فرمودہ 26رجون 2011ء بمقام کالسروئے (Karlsruhe) (جرمنی)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔

(آل عمران:103-104)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا تو نفس مرجاوے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 340۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا:

’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ نفس پر موت وارد کرنے اور حصولِ تقویٰ کے لئے وہ اوّل مشق کریں جیسے بچے خوش خطی سیکھتے ہیں تو اوّل اوّل ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخرکار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف لکھنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کو بھی مشق کرنی چاہئے۔ جب خدا تعالیٰ ان کی محنت کو دیکھے گا تو خود اُن پر رحم کرے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 340-341 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ طریق ہے اُس تقویٰ کے حصول کا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اُس تقویٰ کا حق ہے۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے کہ نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کی جائے۔ انسان کے سامنے ہر ہر قدم پر تقویٰ سے توجہ ہٹانے کے سامان پڑے ہیں اور یہ سامان بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی پیدا ہوئے ہیں کہ شیطان کو کھلی چھٹی دے دی کہ یہ سامان پیدا کرو۔ جب اُس نے کہا کہ مَیں کروں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اور پھر ایک مومن کو، حقیقی مومن کو فرمایا کہ اب تمہارا کام یہ ہے کہ یہ جو شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔ اگر بچتے رہے تو ایمان کی حالت میں ترقی کرتے رہو گے اور حقیقی تقویٰ کو پا لو گے اور فرمایا کہ ان چیزوں سے بچنے کے لئے مسلسل کوشش کرو جو تقویٰ سے ہٹانے والی ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب بچہ لکھنا سیکھتا ہے تو ٹیڑھے میڑھے حرف لکھتا ہے اور پھر بھی وہ کوشش کرتا چلا جاتا ہے، تھکتا نہیں ہے۔ ایک پڑھنے والے بچے کو، سیکھنے والے بچے کو سیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ خوبصورت الفاظ لکھنے لگ جاتا ہے۔ فرمایا کہ اگر مومن اس طرح تسلسل سے کوشش کرتا رہے تو تقویٰ کے اُس معیار پر پہنچ جائے گا جس پر خدا تعالیٰ ہمیں دیکھنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کھلی چھٹی بھی دے دی ہے اور یہ چھٹی دے کر ہمیں اُس کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دیا کہ اب خود ہی لڑو اور کوشش کرو، اگر بچ گئے تو میرے ورنہ شیطان کی گود میں چلے جاؤ۔ بلکہ طریقے بھی سکھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہماری مدد کے لئے اپنے فرستادے بھی وقتاً فوقتاً بھیجتا رہتا ہے جو دنیا کو شیطان کے حملوں سے بچانے اور خدا تعالیٰ کے قریب کرنے آتے ہیں۔ انسان کی تقویٰ میں ترقی کے لئے آتے ہیں۔ اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرما کر ہمیں تقویٰ کی حقیقت بتائی ہے۔ اور آپؑ نے بڑے مختصر اور جامع الفاظ میں ہمیں بتایا کہ تقویٰ کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے نفس کی تمام خواہشات پر موت وارد کرنی ہوگی کہ مرضات اللہ کی تلاش کرو۔ تمہارا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اور جب ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو تو پھر نفس پر موت وارد ہوتی ہے۔ لیکن یہ کوئی ایک دن کا کام نہیں ہے، ایک مرتبہ کی کوشش نہیں ہے بلکہ ایک مسلسل کوشش ہے۔ ثباتِ قدم دکھانے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے۔ اُسے وہی طے

باقی خطاب حضور انور صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے کا پہلا روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے

ان دنوں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ایک تو رمضان میں عموماً کہ اس میں شیطان کو باندھ کر خدا تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور بندوں کے قریب آ گیا ہے اور پھر رمضان کے جمعوں سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن سب سے اہم دعا جو ان دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول رہتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تا کہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو

ایک حقیقی بندہ کو جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بے چین ہے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اور اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دن دعاؤں میں گزارنے چاہئیں۔ رمضان کے مہینے میں یہ جمعوں پر حاضری اور نمازوں پر حاضری عارضی نہ ہو

سب سے زیادہ ان دنوں میں اپنے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے، افراد جماعت کے لئے یہ دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ نصیب ہو

رمضان کی برکات کا تذکرہ اور اللہ تعالیٰ کی ستاری اور مغفرت کے حصول کے لئے عملی کوششوں کی نصیحت

خدا تعالیٰ کے آگے جماعتی ترقیات مانگتے ہوئے بھی ہمیں بہت زیادہ جھکنا چاہئے اور دعاؤں کے ان دنوں میں اس کے لئے بھی بھرپور طور پر دعائیں کرنی چاہئیں

اسلام اور احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہو کر رہنا ہے انشاء اللہ اور اس میں ہمیں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ پس اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کا طریقہ سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ اے اللہ! ہمارے ہاتھوں سے تو یعنی ہماری کوششوں سے تو یہ مقصد پورا ہونے والا نہیں ہے۔ ہم تو کمزور بھی ہیں، عاجز بھی ہیں، کام بہت بڑا ہے اور صرف ہماری کوششیں تو پورا نہیں کر سکتیں۔ ہاں ہم تیرے حکم کے ماتحت ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تُو بھی اپنے فضل سے ان مخفی ذرائع کو ظاہر کر اور ہماری تائید میں لگا دے جو تُو نے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے مقرر فرمائے ہیں تا کہ یہ ناممکن کام ممکن ہو جائے

وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعاؤں کے جو یہ دن مہیا فرمائے ہیں ان میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور التزام سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ اسلام اور احمدیت کی فتح کے جلد سامان پیدا فرمائے

ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی، ایک دوسرے کے لئے بھی اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی اور دشمن کی ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے جلال اور شان کے ظہور کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمارے اندر بھی ایسی طاقت پیدا کر دے جس سے کام لیتے ہوئے ہم اسلام کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کر سکیں اور ہم میں سے ہر ایک اسلام کا سچا خادم بن جائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19رجون 2015ء بمطابق 19 احسان 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے کا پہلا روزہ ہے۔ پس آج کا دن بے شمار برکتوں سے شروع ہونے والا دن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بابرکت دن ہونے کی اہمیت کے بارے میں یہ خبر دی اور ہمیشہ کے لئے یہ خبر ہے کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مومن اپنے رب کے حضور جو دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث 935)

اور پھر رمضان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل شہر رمضان حدیث 682)

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے۔

لیکن ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بعض شرائط بیان

فرمائیں کہ نہ ہی ان دنوں میں بیہودہ باتیں ہوں، نہ شور و شر ہو، نہ ہی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا ہو۔ ہر برائی کے جواب میں روزہ دار کا یہ جواب ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894)

اور مَیں خدا تعالیٰ کی خاطر ان تمام شرور سے بچتا ہوں اور جب یہ حالت ہوگی تو حقیقی رنگ میں روزہ ہوگا کہ انسان خدا تعالیٰ کی خاطر کوشش سے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔

پھر اس بات کو کہ رمضان کے مہینے کی کیا اہمیت ہے؟ کن پر روزے فرض ہیں؟ کس طرح رکھنے چاہئیں؟ کیا پابندیاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اس کو قبولیت دعا کے مضمون کے ساتھ اس طرح باندھا ہے کہ فرمایا کہ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرۃ: 187) کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو بتا دے کہ میں ان کے پاس ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

پس فرمایا کہ رمضان کے دن اس قدر مبارک ہیں کہ ان دنوں کی عبادتوں کے بعد جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو کہہ دے میں بالکل قریب ہوں۔ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ۔ جب پکارنے والا پکارتا ہے تو مَیں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ پس رمضان کے مہینے میں جو جمعے آتے ہیں ان کی اہمیت دوگنی ہو جاتی ہے۔ دن بھی قبولیت دعا کے دن ہیں اور راتیں بھی قبولیت دعا کی راتیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں نہیں پتا کہ کون سی گھڑی قبولیت دعا کی گھڑی ہے اس لئے دن بھی اور راتیں بھی دعاؤں میں گزارو۔ پس ان دنوں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ایک تو رمضان میں عموماً کہ اس میں شیطان کو باندھ کر خدا تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور بندوں کے قریب آ گیا ہے اور پھر رمضان کے جمعوں سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن سب سے اہم دعا جو ان دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تا کہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔ تقویٰ پر چلانے والا ہو۔ مَیں مستقل ہدایت پانے والوں میں شامل ہو جاؤں۔

جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس سے پہلی آیات میں جب اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فضیلت کا ذکر فرمایا کہ روزہ پہلی قوموں پر بھی فرض کیا گیا ہے اس طرح تم پر بھی فرض کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کیونکہ پہلی قومیں روزہ رکھتی تھیں اس لئے تم بھی رکھو۔ بلکہ (مطلب) یہ ہے جو اس آیت کے آخر میں کہا گیا کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

پھر اس جگہ اس آیت کے آخر میں جو مَیں نے پڑھی، فرمایا کہ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔ تا کہ رُشد حاصل کرو۔ رُشد کا مطلب ہے صحیح اور سیدھا راستہ۔ صحیح عمل اور رہنمائی کا راستہ۔ صحیح اخلاق۔ عقل و ذہانت کی بلوغت اور صحیح راستے پر اس کا استعمال اور اپنی اس حالت میں ہمیشگی اور پختگی حاصل کرنا۔ پس جب انسان خدا تعالیٰ کے آگے خالص ہو کر جھکتا ہے تو جہاں دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ کرتا ہے وہاں تقویٰ اور نیکی پر قائم رہتے ہوئے اپنے ایمان و ایقان میں بھی مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنتا ہے۔

پس رمضان بے شمار برکتوں کا مہینہ ہے لیکن یہ برکتیں انہیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کریں اور ایمان میں بڑھیں۔ اگر صرف یہی نیت ہے کہ رمضان کے جمعوں پر باقاعدگی اختیار کر لو اور بعد میں چاہے عبادتوں کی طرف توجہ ہو یا نہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول نہ کرنا ہے اور ایمان میں کمزوری دکھانا ہے۔ اور اگر اس طرح کی کمزور حالت ہے تو پھر ہمیں خدا تعالیٰ سے یہ شکوہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پس ایک حقیقی بندہ کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بے چین ہے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اور اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دن دعاؤں میں گزارنے چاہئیں۔

رمضان کے مہینے میں یہ جمعوں پر حاضری اور نمازوں پر حاضری عارضی نہ ہو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں ان دنوں میں قریب آ جاتا ہوں اس لئے ان دنوں کی عبادت ہی کافی ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکے میں ڈالنے والی بات ہے۔ پس اس سے ہمیں بچنا چاہئے۔ کامل عاجزی سے خدا تعالیٰ کا عبد بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو کبھی بھی دور نہیں وہ تو ہر جگہ اور ہر وقت ہے لیکن بندے کی اپنی حالت سے اس قربت کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب وہ خالص ہو کر غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے۔ اور جب یہ حالت ہوگی پھر ہماری دعائیں بھی قبول ہوں گی اور ہمیں وہ سب کچھ ملے گا جو اللہ تعالیٰ سے ہم مانگتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہمارے لئے بہترین ہے۔

پس ہمیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہو کر ہی ہم اپنے مقصود کو پا سکتے ہیں اور ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی ہمیں وہ پھل ملیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ۔

اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہم عاجزی اور انکساری دکھائیں گے، اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کو پانے کی کوشش کریں گے تو پھر پھل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگیں گے۔ انسان میں غلطیاں بھی ہوں۔ گناہگار بھی ہو، وہ قصوروار بھی ہو مگر جب تک اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رہے، غلطیوں کا اعتراف کرتا رہے، تقویٰ دل میں ہو تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو ڈھانپتا چلا جاتا ہے اور آخر کار ایک دن اسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے۔

پس سب سے زیادہ ان دنوں میں اپنے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے، افراد جماعت کے لئے یہ دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ نصیب ہو۔ ایک دوسرے کے لئے جب ہم درد سے دعائیں کریں گے تو فرشتے بھی ہمارے لئے دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے اور رمضان کی برکات کے حقیقی اور مستقل نظارے بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے۔

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف ہے اور جب تک ہم میں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت رہے گی ہماری کمزوریوں اور گناہوں کی بھی خدا تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا رہے گا اور ہم اس کی حفاظت میں رہیں گے سوائے اس کے کہ ہم گناہوں پر اتنے دلیر ہو جائیں (خدا نہ کرے کوئی ہم میں سے ہو) کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں سے مٹ جائے یا کسی کے دل سے بھی مٹ جائے۔ لیکن اگر ہماری کمزوری کی وجہ سے گناہ سرزد ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور خشیت پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے معنی ہی خدا تعالیٰ کی محبت کے ہیں۔ پس جب تک ہم اس محبت کے اظہار کرتے رہیں گے یا اگر اپنے دل میں بھی ہم یہ محبت رکھتے ہوں گے تو تباہی سے بچے رہیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ سچی محبت ہو، دھوکہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اگر دل میں بھی محبت ہے تو کبھی نہ کبھی اس کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف بعض چیزوں سے روکے رکھتا ہے۔ اس محبت کی وجہ سے گرتے پڑتے اس کے حکموں پر ہم عمل کرتے رہیں گے تو خدا تعالیٰ جو اپنے بندوں کی محبت کی غیرت رکھتا ہے وہ بندے کو پھر ضائع نہیں ہونے دیتا اور اسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان جیسا کہ میں نے کہا بالکل ہی گناہوں پر دلیر ہو جائے اور تقویٰ کا بیج بالکل اپنے دل سے نکال کر ضائع کر دے تو پھر سزا ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا۔ آپ نے بار بار جماعت کے افراد کو تقویٰ پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ پھر ایسا روحانی نظام اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا جو تقویٰ کے بیج کو قائم رکھنے کے لئے توجہ دلاتا رہتا ہے۔ پھر رمضان کا مہینہ ہر سال میں اس بیج کے پنپنے کے لئے، پنپنے کے سامان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرما دیا اور پھر ہمیں اس بیج کے نشوونما کے طریق بتاتے ہوئے اسے پھلدار بنانے کی خوشخبری بھی دے دی۔

پس اس مہینے کی برکات سے فیض اٹھانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری نااہلیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو کچھ دیر کے لئے ٹالتا بھی ہے تو اس مہربان ماں کی طرح جو بچے سے اس کی اصلاح کی خاطر تھوڑی دیر کے لئے روٹھ جاتی ہے اور اس میں پھر سخت غصہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب بچہ ماں کی محبت کی وجہ سے اس کی طرف جاتا ہے تو ماں گلے بھی لگا لیتی ہے بلکہ

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

’’بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 157)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اس سے پہلے کئی دفعہ کنکھیوں سے دیکھتی بھی رہتی ہے کہ بچہ کس قسم کی حرکت کر رہا ہے، میرے پاس آتا بھی ہے کہ نہیں۔ بہرحال جب بچہ جاتا ہے تو ناراضگی دُور ہو جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جو ماؤں سے بھی زیادہ بخشنے والا ہے وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ کب میرے بندے میری طرف توبہ کرتے ہوئے آئیں اور مَیں انہیں معاف کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل گئی۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب التوبة حدیث 6309)

پس یہ رمضان کا مہینہ بھی اس لئے ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اگر سارے سال کی کمزوریوں اور غلطیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف اس نیت سے آئے کہ وہ اس کی توبہ قبول کرے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر اس کو گلے لگاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ و یحذرکم اللہ نفسہ حدیث 7405)

پس ایسا خدا جو ماؤں سے بھی زیادہ مہربان ہے اور جس نے توبہ قبول کرنے اور اپنے بندے سے خوش ہونے کے مختلف سامان کئے ہوئے ہیں اگر بندہ ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر یہ بندے کی بدقسمتی ہے اور اس کی سخت دلی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت کا نقشہ گو ان مثالوں سے کھینچا گیا ہے لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا نقشہ ان مثالوں سے بہت عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ جس پیار اور محبت سے بندے کی طرف دیکھتا ہے اس کا نقشہ ہم کھینچ ہی نہیں سکتے۔ ان حدیثوں سے بھی واضح ہے کہ مثال دینے کے باوجود کہ حقیقت میں یہ مثالیں گو محبت کا ایک بلند ترین تصور قائم کرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت اس دنیاوی مثال کے تمہارے تصور سے بہت اعلیٰ وارفع ہے اور اس کا احاطہ کرنا حقیقتاً مشکل ہے۔ انسان تو بہت کمزور اور محدود علم کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بہت بلند و بالا ہستی ہے۔ ہم تو اپنے جیسے بندوں کی بھی دلی کیفیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ کسی کے ظاہری اعمال پر ہم اپنی رائے قائم کر سکتے ہیں لیکن کسی کے دل میں کسی کی محبت کی کیا کیفیت ہے یا اس کے دل میں کیا ہے یہ بیان کرنا اور جاننا بہت مشکل ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نکتے کو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کیفیت کو سمجھنے کی انسان میں کتنی صلاحیت ہے بڑے خوبصورت انداز میں اس طرح پیش فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ جس کے افعال کو بھی ہم نہیں سمجھ سکتے اس کی کیفیت محبت کو ہم کہاں سمجھ سکتے ہیں۔ اس کی ظاہری چیزوں کو بھی نہیں سمجھ سکتے تو محبت کی جو کیفیت ہے اس کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے مگر پھر بھی مثالوں سے اس کی حقیقت کو قریب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کو مثالوں سے سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ پہلی دو مثالیں مَیں دے چکا ہوں۔ اس محبت کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ بدر کی جنگ میں جب دشمن شکست کھا چکا تھا اور جنگ تقریباً ختم تھی اور کفار کے بڑے بڑے بہادر سپاہی اپنی سواریوں پر بیٹھ کر انہیں کوڑے مار کر جلد سے جلد میدان جنگ سے بھاگنے اور مسلمانوں سے دور پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے تو اس وقت ایک عورت میدان جنگ میں بغیر کسی خوف کے پھر رہی تھی اور اس پر ایک جوش اور جنون طاری تھا اور کبھی ایک بچے کو اٹھاتی اور کبھی دوسرے کو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دیکھا تو صحابہ سے فرمایا کہ اس عورت کا بچہ گم گیا ہے اور یہ اسے تلاش کر رہی ہے اور ماں کی محبت اس قدر غالب ہے کہ اس کو کوئی فکر نہیں کہ یہ میدان جنگ میں ہے اور یہاں ہر طرف تباہی مچی ہوئی ہے۔ وہ عورت اس طرح دیوانہ وار پھرتی رہی۔ جس بچے کو دیکھتی اسے گلے لگا لیتی لیکن جب غور کرتی تو اس کا بچہ نہ ہوتا۔ پھر اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتی۔ آخرکار اسے اپنا بچہ مل گیا۔ اس نے اسے گلے لگایا، اپنے ساتھ چمٹایا، پیار کیا اور پھر دنیا جہاں سے غافل ہو کر وہیں اسے لے کر بیٹھ گئی۔ نہ اس کو یہ فکر تھی کہ یہ میدان جنگ ہے۔ نہ اسے یہ فکر تھی کہ یہاں لاشیں ہر طرف بکھری پڑی ہیں۔ اس کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ ابھی پوری طرح جنگ ختم نہیں ہوئی اور اسے بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ جب اس کو اپنا بچہ مل گیا تو کس طرح اطمینان سے بیٹھ گئی۔ لیکن اس سے پہلے جب بچے کی تلاش میں تھی تو کس طرح اضطراب کا اظہار ہو رہا تھا اور بے قرار ہو ہو کر دوڑ رہی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی ہے بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے۔ جو بندہ اپنے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو کھو دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اس کا ایسا دکھ ہوتا ہے جیسا اس عورت کو اپنے بچے کے کھوئے جانے کا اور پھر جب بندہ توبہ کر کے واپس آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی پہنچتی ہے جتنی اس عورت کو اپنے بچے کے ملنے سے پہنچی۔ تو ہمارا خدا ہمیشہ بخشنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ ہم بھی اس کی بخشش کو ڈھونڈھنے کے لئے تیار ہوں اور نکلیں۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ ہم کب اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ اگر کوئی دیر ہے تو ہماری طرف سے ہے۔ کوتاہیاں صرف ہماری طرف سے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے، اس کے حضور توبہ کرتے ہوئے جاتا ہے، اس سے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی مغفرت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس ضمن میں ایک جگہ یہ اہم بات بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش نہ صرف انسان کے گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے بلکہ اس کے گناہوں کو بھول جاتی ہے بلکہ صرف خود نہیں بھول جاتی ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلوا دیتی ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ کا نام ساتر نہیں بلکہ ستّار ہے اور ستّار وہ ہوتا ہے جس میں صفت ستر کی تکرار اور شدت پائی جاتی ہے۔ بار بار جس میں بہت زیادہ شدت سے ستّاری کی کیفیت پائی جائے۔ دنیا صرف ساتر ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کسی کو کسی کے گناہ کا علم ہو تو وہ اسے بیان نہ کرے۔ پردہ پوشی کرے مگر دوسروں کے ذہن سے کوئی کسی کے گناہ کا علم نہیں نکال سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کیونکہ تمام صفات کا جامع ہے اس لئے اس نے اپنی اس صفت کے بارے میں بھی کہا کہ میں ساتر نہیں بلکہ ستّار ہوں۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ بندوں کے گناہ معاف کر دیتا ہوں بلکہ میں لوگوں کے ذہنوں سے بھی ان گناہوں کی یاد کو نکال دیتا ہوں اور انہیں یاد بھی نہیں رہتا کہ فلاں نے کبھی فلاں گناہ کیا تھا۔ اگر خدا تعالیٰ ستار نہ ہوتا تو گناہگار کے لئے جنت میں بھی امن نہ ہوتا۔ وہ ہر شخص کی طرف دیکھتا اور کہتا کہ اس کو میرے گناہ کا علم ہے۔

پس خدا تعالیٰ ستّار ہے۔ وہ فرماتا ہے مَیں نہ صرف لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہوں بلکہ لوگوں کے حافظوں پر بھی تصرف رکھتا ہوں اور جب اللہ تعالیٰ کسی کی ستّاری فرمانا چاہتا ہے تو دوسروں کو کسی کا گناہ یاد ہی نہیں رہتا۔ اور اس کو لوگ ہمیشہ سے ہی نیک اور پاک صاف خیال کرتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ ستاری فرما دے۔ پس ہمارا خدا ستّار العیوب ہے اور غفّار الذنوب بھی خدا ہے۔ وہ نہ صرف ہمیں بخشنے والا ہے بلکہ ہماری کھوئی ہوئی عزت واپس دینے والا بھی ہے اور اس دنیا میں عزت کو قائم کرنے والا بھی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 513 تا 515)

پس جب ایسا پیارا ہمارا خدا ہے تو کس قدر ہمیں قربانی کر کے اس کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے۔ کس قدر اس کا عبد بننے کی ضرورت ہے۔ پس اس بابرکت مہینے میں ہمیں اس ستّار العیوب اور غفّار الذنوب خدا کی طرف دوڑنے کی ضرورت ہے۔ اس کے آگے جھکنے کی بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ شیطان ہر کونے پر کھڑا ہمیں اپنے لالچوں میں گرفتار کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے لیکن ہم نے اس سے مقابلہ کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ کی کوشش کرتے ہوئے اس کے ہر حملے سے بچنا ہے اور اسے ناکام کرنا ہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا ہے۔ تبھی ہم رمضان سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہو سکیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سے ہمیں جہاں ذاتی فوائد حاصل ہوں گے وہاں جماعتی ثمرات بھی ملیں گے۔ افراد جماعت کی اصلاح اور نیکیاں اور تقویٰ ہی جماعتی ترقیات پر منتج ہوتا ہے۔ جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں گے اتنے زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے جماعتی ترقی میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔

یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری ترقی اور فتوحات دعاؤں کے ذریعہ سے ہوں گی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 58)

پس جماعتی ترقیات مانگتے ہوئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ کے آگے بہت زیادہ جھکنا چاہئے اور ان دعاؤں

کلام الامام

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 157)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی و افراد خاندان

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
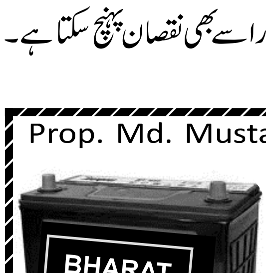

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی و افراد خاندان

کے دنوں میں اس کے لئے بھی بھرپور طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اپنی دعاؤں کو صرف اپنی ذات یا اپنے قریبیوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کو بہت زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکر گزار ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں شامل فرما کر کیا ہے۔ ہمارا کام اپنے آپ کو اس جماعت میں شامل کر کے ختم نہیں ہوگیا۔ احمدی بننے کے بعد یہی کافی نہیں کہ ہم احمدی ہو گئے اور بیعت کر لی بلکہ بہت بڑی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے تا کہ جماعتی ترقی میں ہم معاون و مددگار بن سکیں۔ ہم عاجز ہیں، کمزور ہیں، اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اپنی نا اہلیوں کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود ہم وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مقصد کے حصول کی ذمہ داری ڈالی ہے اور یہ ذمہ داری بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کئے ادا نہیں ہو سکتی۔ پس ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس مضمون کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے یا سمجھایا ہے کہ اگر واقعہ میں کمزور اور ناتواں ہیں اور اگر واقعہ میں جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے نہایت ہی اہم اور مشکل ہے تو سوال یہ ہے کہ ایسا کام ہم سے کس طرح سرانجام دیا جا سکتا ہے اور ادھر یہ کام اپنے اِتمام کے لئے یعنی اس کو پورا کرنے کے لئے ایک بہت بڑی طاقت چاہتا ہے اور ادھر ہم کمزور اور ناتواں ہیں۔ پس دو باتوں میں سے ہمیں ایک تسلیم کرنی پڑے گی۔ یا تو ہم یہ مانیں کہ ہمارے ان دو دعووں میں سے ایک دعویٰ غلط ہے یعنی یا ہمارا انکسار کا دعویٰ غلط ہے ہم اتنے عاجز تو نہیں ہیں یا کام مشکل ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ اور اگر یہ دونوں صحیح ہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کوششوں کے سوا بھی کوئی ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔

یہ تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ یہ کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس نے ضرور ہو کر رہنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس مقصد کے لئے آئے یقیناً اس مقصد کو پورا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے پورا کروا کر رہنا ہے۔ اسلام اور احمدیت کا غلبہ دنیا پر ہو کر رہنا ہے انشاء اللہ اور اس میں ہمیں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ پس اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کا طریقہ سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ اے اللہ! ہمارے ہاتھوں سے یعنی ہماری کوششوں سے تو یہ مقصد پورا ہونے والا نہیں ہے۔ ہم تو کمزور بھی ہیں، عاجز بھی ہیں، کام بہت بڑا ہے اور صرف ہماری کوششیں تو پورا نہیں کر سکتیں۔ ہاں ہم تیرے حکم کے ماتحت ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تُو بھی اپنے فضل سے ان مخفی ذرائع کو ظاہر کر اور ہماری تائید میں لگا دے جو تُو نے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے مقرر فرمائے ہیں تا کہ یہ ناممکن کام ممکن ہو جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ظاہری آلہ بنایا ہے ورنہ اصل آلۂ کار جس نے دنیا کو فتح کرنا ہے وہ کوئی اور آلہ ہے لیکن ایک درد ان فتوحات کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے دلوں میں بہر حال ہونا چاہئے اور وہ درد دعاؤں کی صورت میں ہمارے دلوں سے نکلنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک مثال دی کہ ہماری مثال وہی ہے جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر اٹھا کر بدر کے دن پھینکے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (الانفال:18) کہ تمہارا کنکر پھینکنا تمہارا کنکر پھینکنا نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا کنکر پھینکنا تھا۔ تمہارے پھینکے ہوئے کنکر تو تھوڑی دور جا کر گر پڑتے۔ مگر یہ تم نے نہیں پھینکے بلکہ ہم نے پھینکے تھے۔ اِدھر کنکر پھینکنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چلا اُدھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آندھی کو چلا دیا اور اس وجہ سے آندھی نے کروڑوں اور اربوں کنکر اٹھا کر کفّار کی آنکھوں میں ڈال دیئے۔ نتیجۃً ان کی آنکھیں بند ہو گئیں اور وہ حملہ میں ناکام ہوئے۔ غرض ان مٹھی بھر کنکروں کے پیچھے اصل طاقت خدا تعالیٰ کی قدرت تھی۔ پس ہماری حیثیت بھی بدر کے ان کنکروں کی سی ہے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مٹھی میں لیا تھا اور کفّار کی طرف پھینکا تھا۔ اُن کنکروں نے کفّار کو اندھا نہیں کیا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکے تھے بلکہ ان کنکروں نے اندھا کیا تھا جو آندھی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اڑائے تھے۔

پس ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہمارے سوا کوئی آلہ ہے جس نے یہ بڑا کام کرنا ہے اور اس کا بہترین نتیجہ نکالنا ہے اور ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس بہترین نتیجے کے لئے کوئی دوسرے سامان پیدا کئے گئے ہیں جنہوں نے اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنا ہے اور وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی چیز ہے جس پر ہماری کامیابی مقدر ہے۔

پس دعاؤں کے یہ دن جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائے ہیں ان میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور التزام سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ اسلام اور احمدیت کی فتح کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی کے وہ کنکر بن جائیں جن کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے کروڑوں کنکروں کی آندھی چلا دی تھی اور کفار کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دُور کر کے ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے چشم پوشی فرمائے اور اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ ہم اپنا مقصود پانے والے ہوں۔ اور ہماری کمزوریوں اور غفلتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا جلال پوشیدہ نہ ہو۔ ہماری کوتاہیاں غیروں کو خوشی کے مواقع فراہم کرنے والی نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے جلال اور اپنی عزت کے ظہور کے لئے ہمارے کمزور ہاتھوں میں وہ طاقت پیدا کر دے جو اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 509 تا 511)

پس ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی، ایک دوسرے کے لئے بھی اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی اور دشمن کی ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے جلال اور شان کے ظہور کے لئے بھی۔ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود سے انکاری ہوتی جا رہی ہے، خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والی بنے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمارے اندر بھی ایسی طاقت پیدا کر دے جس سے کام لیتے ہوئے ہم اسلام کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کر سکیں اور ہم میں سے ہر ایک اسلام کا سچا خادم بن جائے اور دنیا کی خواہشات ہمارے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر لیں۔ ہمارے دل اس جذبے سے لبریز ہوں کہ ہم نے دین کو بلند کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال اور صلاحیتوں میں ایسی طاقت اور قوت پیدا فرما دے کہ دشمن کی طاقت اور قوت ہمارے مقابلہ میں ہیچ اور ذلیل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں کو نہ صرف معاف کرے بلکہ ہمارے دلوں میں گناہوں سے ایسی نفرت پیدا کر دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کبھی توڑنے والے نہ ہوں۔ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی میرے حکموں پر عمل کرو، مجھ پر ایمان کامل کرو۔ نیکیوں اور بھلائیوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جائے۔ تقویٰ ہمارے دلوں میں مضبوطی سے قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق ہماری غذا بن جائے۔ ہمارا ہر عمل اور ہمارا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جائے اور جب ہم اس کے حضور حاضر ہوں تو وہ اپنی رضا کا پروانہ ہمیں دینے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ رمضان ہمیں حقیقت میں یہ سب کچھ حاصل کرنے والا بنا دے۔ ❋ ... ❋ ... ❋

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

”آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی بھی چیز ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2014ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

❁ اگر آپ اپنے آپ کو وقف نو سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں وقف کیا تو۔۔۔ اللہ سے تعلق مضبوط کرو، پھر دین کا علم حاصل کرو، قرآن کریم کو پڑھو اسکا علم حاصل کرو، اسکو سمجھو، ایک وقف نو کو یہی کرنا چاہئے۔

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے انشاء اللہ جماعت احمدیہ جرمنی کا مستقبل بڑا اچھا ہوگا۔ اور جماعت یہاں پھیلے گی اور جرمن قوم بھی انشاء اللہ تعالیٰ احمدی اور حقیقی اسلام کو قبول کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ یورپ میں قبول کرنے والوں میں سب سے پہلے نمبر پر ہوں۔

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 31 مئی 2015 بروز اتوار کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز لندن اور دنیا بھر کی مختلف جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔

جرمنی کی جماعتوں سے بھی روزانہ احباب جماعت مرد و خواتین کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔ یہ خطوط اردو، انگریزی اور جرمن زبان میں ہوتے ہیں، جن کے ساتھ ساتھ تراجم کئے جاتے ہیں اور یہ سب خطوط بھی روزانہ حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں اور حضور انور ان سب خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ہدایات سے نوازتے ہیں۔

فیملی و انفرادی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج 41 فیملیز کے 163 افراد اور 35 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 45 جماعتوں سے آئی تھیں۔ آج بھی بعض جماعتوں سے آنے والی فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کیلئے پہنچی تھیں۔

کاسل سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر، آخن (Aachen) سے آنے والی 267 کلومیٹر، DUSSELDORF سے آنے والی فیملیز 230 کلومیٹر، HANNOVER سے آنے والے 350 کلومیٹر اور میونخ سے آنے والی فیملیز 395 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ خصوصی کلاسز

آج واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کلاسز کے انعقاد کا پروگرام تھا۔

پہلا پروگرام واقفین نو بچوں کا تھا اور اسکا انتظام مسجد کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔

چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو کی کلاس میں تشریف لائے۔ اس کلاس میں جرمنی بھر سے چودہ سے سولہ سال کے تقریباً اڑھائی سو واقفین نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

اس کلاس کا موضوع ''قرآن کریم کے علوم'' رکھا گیا تھا۔

☆ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم معز احمد راٹھور نے سورۃ العلق کی پہلی چھ آیات کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ عزیزم جاذب احمد عزیز نے پیش کیا۔

☆ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم ماہد حسین نے پڑھ کر سنایا جس کے بعد عزیزم ارسلان احمد خان نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علومِ جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔''

''پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدو جہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔'' (ملفوظات جلد اول، صفحہ 43)

☆ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''اے عزیزو! سنو کہ بے قرآں ☆ حق کو ملتا نہیں کبھی انساں'' عزیزم شاہد نواز نے ترنم کے ساتھ پیش کیا اس نظم پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمنی میں پیدا ہوئے ہو اردو یہاں سیکھی ہے۔ ماشاء اللہ جرمنی میں اچھی آوازیں نکل رہی ہیں۔

☆ اس کے بعد عزیزم صبیح احمد صادق نے ''قرآنی علوم'' کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

قرآن کریم کی وحی کا آغاز ان آیات سے ہوا جن کا ترجمہ آپ ابھی سن چکے ہیں۔ یہ سب سے پہلی وحی تھی جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس طرح قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا کہ اب دنیا میں قلم کے ذریعہ بھی ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کے ایک یہ معنے بھی ہیں کہ قرآن کریم کے ذریعہ آئندہ سارے علوم دنیا میں پھیلیں گے۔ چنانچہ آج جس قدر علوم نظر آتے ہیں یہ سب قرآن کریم کے طفیل معرض وجود میں آئے ہیں۔ قرآن کریم عربوں میں نازل ہوا اور عرب بالکل جاہل تھے۔ انہیں کچھ پتا نہ تھا کہ تاریخ کس علم کا نام ہے یا صرف اور نحو کون سے علوم ہیں یا فقہ اور اصول فقہ کس چیز کا نام ہے۔ مگر جب قرآن کریم پر ایمان لانے کی سعادت ان کو حاصل ہوگئی تو قرآن کریم کی وجہ سے انہیں ان تمام علوم کی طرف متوجہ ہونا پڑا ...... اسی طرح علم تاریخ کی ایجاد عمل میں آئی ...... لغت بھی قرآن کریم کی خدمت کیلئے لکھی گئی ...... اسی طرح علم معانی اور علم بیان محض قرآن کریم کے طفیل ایجاد ہوئے ...... غرض یہ علوم جو دنیا میں یکے بعد دیگر ظاہر ہوئے محض قرآن کریم کے طفیل اور اس کی تائید کیلئے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں۔ اگر یہ علوم پیدا نہ ہوتے تو قرآن کریم کی حقیقت اور اس کی اعلیٰ درجہ کی شان کو لوگ پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہتے۔ یہی حال علم اقتصادیات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قرآنی اقتصادیات کی توضیح کیلئے دنیا میں قائم کیا۔ غرض صرف کیا اور نحو کیا اور تاریخ کیا اور ادب کیا اور کلام کیا اور فقہ کیا، سب علوم قرآن کریم کی خدمت کیلئے نکلے ورنہ عرب تو محض جاہل تھے۔ انہیں ان علوم کی طرف توجہ ہی کس طرح پیدا ہو سکتی تھی۔ ان کو توجہ محض اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے قرآن کو مانا اور پھر قرآن کریم سے دنیا کو روشناس کرانے کیلئے انہیں ان علوم کی ایجاد یا ان کے پھیلانے کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ اب رہی باقی دنیا سو اس نے بھی قرآن کریم سے ہی ان

تمام علوم کو سیکھا ہے کیونکہ یہ علوم وہ ہیں جو عربوں نے ایجاد کیے یا زندہ کیے اور پھر عربوں سے باقی دنیا نے لیے......

غرض یورپ کے پاس کوئی ایک چیز بھی نہیں تھی۔ اس نے جو کچھ سیکھا سپین کے مسلمانوں سے سیکھا اور سپین نے جو کچھ سیکھا شام سے سیکھا اور شام والوں نے جو کچھ سیکھا قرآن سے سیکھا۔ پس دنیا کے تمام علوم قرآن سے ہی ظاہر ہوئے ہیں اور اب قیامت تک جس قدر قلمیں چلیں گی قرآن کریم کی خدمت اور اس کے بیان کردہ علوم کی ترویج کیلئے ہی چلیں گی۔ آج یورپ میں جتنی کتابیں نکل رہی ہیں وہ سب کی سب عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کی تصدیق کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اس پیشگوئی کو سچا ثابت کر رہی ہیں کہ قلم کے ذریعہ قرآن کریم کو پھیلایا جائے گا۔ عرب ہر قسم کے علوم سے نابلد تھے لیکن قرآن کریم پر ایمان لانے کے بعد وہ تمام دنیا کے استاد بن گئے اور فلسفہ جس پر یورپ کو آج بہت بڑا ناز ہے اس کے بھی وہی موجد قرار پائے......

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ علوم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہتی ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کوشش کرتی ہے کہ اس کا علمی مقام پہلے سے بلند ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود بیج اپنی ذات میں جو قیمت رکھتا ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ درخت کا پھیلاؤ خواہ کس قدر بڑھ جائے بیج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح علوم خواہ کس قدر ترقی کر جائیں سہرا مسلمانوں کے سر ہی رہے گا۔ اور مسلمانوں کا سر قرآن کریم کے آگے جھکا رہے گا کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ اب دنیا کو قلم کے ذریعہ علوم سکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو تمام علوم قرآن کریم نے ہی سکھائے ہیں۔ اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو دنیا ایک ظلمت کدہ ہوتی۔ جہالت اور بربریت کا نظارہ پیش کر رہی ہوتی۔ یہ قرآن کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو تاریکی سے نکالا اور علم کے میدان میں لا کر کھڑا کر دیا۔

(تفسیر کبیر، جلد نہم، سورۃ العلق، صفحہ 271 تا 274)

☆ بعد ازاں عزیزم عدنان کلیم نے "قرآنی علوم کی مثالیں" کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

پیارے بھائیو! قرآن کریم کے اندر بے شمار علوم موجود ہیں جن پر قرآن کریم بار بار غور کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جیسے سورۃ روم کی آیات 22 تا 25 میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ "یقیناً اس میں ایسی قوم کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔" نیز فرمایا "یقیناً اس میں عالموں کیلئے بہت سے نشانات ہیں" پھر فرمایا "یقیناً اس میں ان لوگوں کیلئے بہت سے نشانات ہیں جو بات سنتے ہیں" اسی طرح فرمایا "یقیناً اس میں عقل رکھنے والے لوگوں کیلئے بہت سے نشانات ہیں۔"

اب خاکسار وقت کی مناسبت سے آپ کے سامنے بے شمار قرآنی علوم میں سے چند مثالیں رکھتا ہے جن کے بارے میں قرآن ہمیں غور کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے اس کائنات کی پیدائش (جسے بگ بینگ تھیوری کہا جاتا ہے) کائنات کے ہر لحظہ پھیلنے اسی طرح گلیکسیز، ستاروں، سیاروں، دُم دار ستاروں، سورج اور چاند وغیرہ کے بارہ میں وہ معلومات دیں جو نئی تحقیقات کی روشنی میں اس زمانے میں ہم سمجھ سکے ہیں اور ابھی کتنی ہی ایسی معلومات ہونگی جو ابھی ہم سمجھنے کے قابل نہیں ہو سکے۔ خدا تعالیٰ سورۃ التکویر کی آیت 12 میں یہ پیشگوئی فرماتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آسٹرونومی کے علم میں بہت ترقیات ہونگی جیسا کہ فرمایا" اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی۔" آسٹرونومی کے موضوع پر قرآن کریم میں سینکڑوں آیات موجود ہیں جو ہمیں مزید ریسرچ کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ آسمان کی طرح زمین کے بارہ میں بھی قرآن میں بے شمار آیات موجود ہیں۔ زمین کی پیدائش، زمین میں پہاڑوں کا بنایا جانا، پانی اور بادلوں کا نظام، درختوں کا اگانا، جانوروں اور پرندوں کا پیدا کرنا۔ غرض زمین کے تعلق میں جیالوجی کے ساتھ ساتھ دوسرے کئی علوم مثلاً Hydrology، Zoology، Oceanology، Botany وغیرہ حاصل کرنے اور ان پر غور کرنے کے بارہ میں قرآن کریم بار بار متوجہ کرتا ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ سورۃ الانفطار کی آیت 5 میں یہ پیشگوئی فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں آرکیالوجی کے علوم میں بھی بہت ترقیات ہونگی جیسا کہ فرمایا" اور جب قبریں اکھیڑ کر ادھر اُدھر بکھیر دی جائیں گی۔" اس کے علاوہ Egyptology کے بارہ میں بھی بے شمار آیات موجود ہیں جو ہمیں History کے بارہ میں تحقیق کرنے کی ہدایت کرتی ہیں۔

قرآن کریم میں جابجا انسان کی پیدائش اور پیدائش کے مراحل کے بارہ میں آیات موجود ہیں۔ اور خاص طور پر Embryology کے بارہ میں وہ معلومات دی گئی ہیں کہ آج بھی اس فیلڈ کے بہت سے ماہرین جو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتے قرآن کریم کی ان انفارمیشن پر حیران ہیں کہ پندرہ سو سال پہلے یہ معلومات کس طرح حاصل کی گئیں۔ یہ آیات یقیناً ہمیں اس فیلڈ میں بھی مزید ریسرچ کی دعوت دے رہی ہیں۔

خاکسار اس کم وقت میں صرف چند ایک علوم کا ذکر کر سکا ہے۔ جبکہ قرآن میں تمام روحانی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم کی بنیاد بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ کی ان نشانیوں پر غور و فکر کرنے والے ہوں۔

☆ اس کے بعد عزیزم حسن احمد نے "قرآن اور سائنس" کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"قرآن نے لوگوں کو سائنس کی تعلیم سے روکا نہیں بلکہ فرماتا ہے: قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ غور کرو زمین اور آسمان کی پیدائش میں (سورہ یونس: 102) آسمان سے مراد سماوی علوم اور زمین سے ارضی یعنی جیالوجی، بیالوجی، آرکیالوجی، طبعیات وغیرہ علوم مراد ہیں۔ اگر خدا کے نزدیک ان علوم کے پڑھنے کا نتیجہ مذہب سے نفرت ہوتا تو قرآن کہتا ان علوم کو کبھی نہ پڑھنا۔ مگر اس کے برخلاف وہ تو کہتا ہے، ضرور غور کرو، ان علوم کو پڑھو اور اچھی طرح چھان بین کرو کیونکہ اسے معلوم ہے علوم میں جتنی ترقی ہوگی اس کی تصدیق ہوگی۔ قرآن کریم کی یہ آیت بھی سائنس کی طرف توجہ دلاتی ہے فرمایا: زمین و آسمان کی پیدائش میں اور دن رات کے اختلاف میں عقلمندوں کیلئے نشان ہیں۔ زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرنے سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کوئی چیز فضول اور بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی (آل عمران 192-191)۔ اب دیکھو اس آیت میں سائنس کے متعلق کیسی وسیع تعلیم دی گئی ہے۔ اشیاء کے فوائد اور پھر یہ نتیجہ کہ کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی یہ بغیر تحقیق کے کیسے معلوم ہو سکتا تھا۔ پس قرآن نے خواص الاشیاء کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی یہ سنہری اصل بھی سکھا دیا ہے کہ کسی چیز کو بے فائدہ نہ سمجھو۔ ہم نے کوئی چیز فضول پیدا نہیں کی۔ گویا لمبی تحقیق جاری رکھنے اور عاجل نتائج سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے...... پس اسلام سائنس کی طرف توجہ دلاتا ہے اور سائنس کی تحقیقاتوں سے اسلام کی تائید ہوتی ہے۔"

(انوار العلوم، جلد 9، صفحہ 501 تا 503)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"آخر میں مَیں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ...... مذہب اسلام کا مطالعہ کرو، قرآن کو ہاتھ میں لو اور اس پر غور کرو۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سائنس مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ کوئی سچی سائنس مذہب کے خلاف نہیں اور کوئی سچا مذہب سائنس کے خلاف نہیں ہو سکتا......

تم اپنے مذہب کی قدر کرو اور اس کا احترام کرو۔ اسلامی روح اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر تمام تدابیر کامیاب ہونگی۔ تم قرآن کو ہاتھ میں لو، اس کا مطالعہ کرو، اس کو غور سے study کرو۔ اس کتاب کا احترام کرو۔ اس کی آیات پر ہنسی نہ کرو۔ صرف كُلُوْا وَاشْرَبُوْا کا مسئلہ ہی یاد نہ ہو بلکہ مذہب بھی سیکھو۔ یاد رکھو اس میں وہ علوم ہیں جو تمام دنیا کے تمدن کو پیچ کر دیں گے۔ تم اگر اسلام کا سچا نمونہ اختیار کرو گے تو تم کو روحانی اور جسمانی دونوں امور میں دنیا پر برتری حاصل ہوگی۔ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ پھر بلند ہو گا۔ اور اسلام کی حکومت آج سے تیرہ سو سال قبل کی طرح پھر دنیا پر قائم ہوگی۔ انشاء اللہ۔

(انوار العلوم، جلد 9، صفحہ 518 تا 519)

پروگرام پیش کئے جانے کے بعد حضور انور نے واقفین نو بچوں کو سوالات پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

☆ ایک واقف نو نے سوال کیا: جیسا کہ حضور ہر خطبہ میں فرماتے ہیں کہ ہر احمدی کو جماعت کے ساتھ اپنا تعلق اور محبت پختہ کرنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں میرا سوال ہے کہ ایک وقف نو طالب علم اپنے تعلق کو جماعت سے ظاہر اور پختہ کرنے کیلئے کیا کر سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ اگر آپ اپنے آپ کو وقف نو سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں وقف کیا تو کس لئے کیا۔ قرآن کریم کی اس آیت پر عمل کرتے ہوئے کیا جس میں حضرت مریم کی والدہ نے کہا تھا کہ جو کچھ میرے بطن میں ہے، میرے پیٹ میں ہے میں اُسے تیرے لئے وقف کرتی ہوں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کو کہا تھا؟ تو آپ کے والدین نے آپ کو خدا تعالیٰ کیلئے وقف کیا ہے۔ تو پہلے یہ سمجھو کہ خدا ہے کون۔ اور جو خدا تعالیٰ نے پیدائش کا مقصد بتایا ہے اس کو سمجھو۔ اور وہ کیا بتایا ہے؟ کہ میری عبادت کرو۔ اس لئے اللہ سے تعلق پیدا کرو اور پہلی بات تو یہ ہے کہ اس عمر میں پہلے تم لوگوں کو پانچ نمازوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بہت سارے بچے اپنے گھروں میں دیکھ لیتے ہیں کہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یا سردیوں میں یا گرمیوں میں موسم کی شدت کی وجہ سے اگر نمازیں کہیں جمع ہو جائیں یا میرے دوروں کی وجہ سے نمازیں جمع ہو جائیں تو سمجھتے ہیں کہ تین نمازیں ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ نمازیں پانچ ہیں۔ اور وقت پر پانچ نمازیں ادا کرو۔ پہلی بات تو یہ کہ اللہ سے تعلق مضبوط کرو۔ پھر دین کا علم حاصل کرو۔ قرآن کریم کو پڑھو اس کا علم حاصل کرو۔ اسکو سمجھو پھر یہ اتنے زیادہ ہدایتوں پر مشتمل جو board لگائے ہوئے ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ ایک وقف نو کو یہی کرنا چاہئے۔

☆ ایک واقف نو نے عرض کی کہ میرا سوال یہ ہے کہ میں آپ کو نظم کے دو شعر سنا سکتا ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ سوال تو نہیں جواب ہے۔ مسکراتے ہوئے فرمایا سنا دو۔

چنانچہ بچے نے درج ذیل دو شعر سنائے۔

سر زمین عرب سے چلی روشنی
آج تک ہے سفر میں وہی روشنی
ہم پہ احسان کیا ہے حضورؐ آپ نے
ہم اندھیروں میں تھے ہم کو دی روشنی

☆ ایک واقف نو نے سوال کیا: حضرت نوح کی کشتی بننے میں کتنا ٹائم لگا تھا؟ اور کسی مخلوق نے ان

کی مدد کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹائم تو نہیں لکھا ہوا۔ جب کشتی بنا رہے تھے۔ تو ساتھ جو ان کی قوم تھی وہاں سے گزرتے تھے۔ قرآن شریف تو یہی بتاتا ہے کہ وہ ہنستے تھے کہ ہمارے یہاں تو پانی نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے، تو کشتی کس لئے بنا رہے ہو۔ حضرت نوحؑ نے یہی جواب دیا تھا آج تم مجھ پر ہنس رہے ہو۔ کل جب تمہیں اسکی اہمیت پتہ چلے گی تو پھر تم پر میں ہنسوں گا۔ کشتی بنانے میں کچھ عرصہ تو لگا ہی ہوگا اور شاید مدد بھی کرنے والے ان کی مدد کرتے ہوں جو ان کے ماننے والے تھے۔ معین وقت دے کر اتنا precisely نہیں بتایا جاسکتا۔

☆ایک واقف نو بچے نے سوال کیا: میرا سوال ہے کہ آپ مجھے ایک pen دیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سوال ہے؟ یہ تو بہت بڑا سوال ہے بیٹھ جاؤ۔ بعد میں کسی وقت مجھ سے دفتر میں لے لینا۔

☆ایک واقف نو نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے کہ جامعہ میں اپنی مرضی کے کپڑے کیوں نہیں پہن سکتے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کس نے کہا نہیں پہن سکتے؟

اس پر وقف نو لڑکے نے کہا کہ میں جامعہ گیا تو ان سب نے ایک جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہارے سکول میں یونیفارم نہیں ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم لوگوں کے سکولوں میں یونیفارم نہیں ہوتا۔ اکثر اسکولوں میں یونیفارم ہیں۔ UK میں تو اکثر اسکولوں میں تو یونی فارم ہوتا ہے۔ پاکستان کے اکثر اسکولوں کا یونیفارم ہوتا ہے۔ یہاں پر اگر پبلک سکول میں شائد نہ ہو، انہوں نے کہا ہو کہ common رکھو۔ یا شاید غریب لوگوں کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہ ہو۔ لیکن جو پرائیویٹ سکول ہیں، میرا خیال ہے جرمنی میں ان کا یونیفارم یقیناً ہوگا۔ انہوں نے اپنی ایک شناخت رکھی ہوتی ہے، ایک پہچان رکھی ہوتی ہے۔ تو کوئی نہ کوئی یونیفارم جامعہ کے لڑکوں کو دینا تھا تو مجھے یہ یونیفارم پسند تھا، میں نے کہا تمہارا یہ یونیفارم ہے اسے پہنو۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک انتظامی مسئلہ ہے۔

☆ایک بچے نے عرض کیا کہ میں دو شعر نظم کے پڑھ سکتا ہوں کیوں کہ میں اپنے نانا ابو سے یہ وعدہ کر کے آیا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وعدہ پورا نہ کیا تو پھر کیا کہتے تھے ماروں گا؟ چلو پڑھ دو۔

چنانچہ اس بچے نے درج ذیل دو اشعار پڑھے۔

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی
تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائیگی

☆ایک بچے نے عرض کیا کہ: آپ ابھی Aachen کی مسجد کا افتتاح کر کے آئے ہیں تو آپ کو مسجد کیسی لگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم Aachen سے ہو؟ اور جمعہ کہاں پڑھتے ہو؟

اس پر واقف نو لڑکے نے عرض کیا کہ میں آخن کی قریبی جماعت سے ہوں اور جمعہ اپنی جماعت میں پڑھتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجدیں ساری اچھی ہوتی ہیں۔ ہر وہ مسجد اچھی ہوتی ہے جسکی آبادی اچھی ہو۔ مسجدوں کی عمارت تو خوبصورت بنا دیتے ہو۔ مسجد کی اصل خوبصورتی وہاں کے نمازیوں سے بنتی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہاں کی جماعت اسکو کتنا مزید خوبصورت بناتی ہے۔

☆ایک بچے نے عرض کیا کہ میں Abitur کے بعد جامعہ میں جانا چاہتا ہوں۔ کیا جامعہ کے دوران کچھ اور بھی study کر سکتے ہیں یا نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بہتر یہی ہے کہ جامعہ study کر لو۔ جامعہ کے دوران جامعہ کی ہی تعلیم حاصل کرو تو زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر اتنے brilliant ہوئے کہ جامعہ کی انتظامیہ نے سمجھا کہ تمہیں کچھ اور پڑھایا جاسکتا ہے تو اجازت دی بھی جاسکتی ہے۔ پاکستان میں بعض دفعہ جامعہ کے دوران بعض لڑکوں کو جو زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں F.A اور Graduation وغیرہ کروائی جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ student اچھا ہے اور کسی خاص مضمون کی طرف اسکا رجحان ہے، اسکا شوق ہے تو اس میں specialize کروایا جاسکتا ہے۔ تو وہ جامعہ پاس کرنے کے بعد بھی کرایا جاتا ہے۔ یہاں UK جامعہ سے بعض لڑکے پاس ہوئے ہیں انکو اب ہم مختلف مضمونوں میں یونی ورسٹیز میں graduation کروا رہے ہیں۔

☆ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے ہم لوگ جنکی وفات ہو جائے ان کو زمین میں ہی کیوں دفناتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زمین میں دفناتے ہیں تو مرنے والوں کا کوئی نہ کوئی عزت و احترام ہونا چاہئے۔ اسلام میں ایک تصور ہے کہ عزت و احترام سے اسکو زمین میں دفن کر دو۔ اور وہاں ایک نشان لگا دو جس سے علم ہو کہ یہاں کون دفن ہے۔ پھر اس قبر پر جا کے دعائیں پڑھتے رہو۔ اب کچھ عرصہ کے بعد زمین میں تو وہ چیز نہیں رہ سکتی۔ جس کو بھی دفنایا جاتا ہے وہ مٹی ہی بن جائیگا۔ یہ قانون قدرت ہے کہ ایک وقت میں آ کے سب کچھ مٹی میں مل جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے جہاں قبرستان میں ہم دفناتے ہیں اس میں ہزاروں قبریں پہلے ہی بن چکی ہوں۔ جہاں تم گھر بناتے ہو ان جگہوں پر قبرستان ہوں تو بہر حال یہ ایک عزت و احترام کیلئے اور ایک یاد کیلئے اور قبر پر جا کر دعا کرنے کیلئے اسلام میں یہ طریق کار ہے۔ اب ہر قوم اپنے مُردوں سے عزت و احترام سے پیش آنا چاہتی ہے۔ عیسائی ہیں وہ دفناتے ہیں، لیکن بعض ایسے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ عزت و احترام اسی میں ہے کہ انہیں جلا دیا جائے یا ہندوؤں میں یہ رواج ہے کہ وہ مرنے والے کے عزت و احترام کیلئے سمجھتے ہیں کہ اسکو ہم جلا دیں تا کہ اسکی راکھ کو بند کر کے ایک جگہ رکھ لیں تو ان کے نزدیک وہ زیادہ احترام ہے۔ اسی طرح اب پارسی لوگ ہیں ان کی عزت یہ ہے کہ انہوں نے بڑے بڑے اونچے سے مینارے بنائے ہوتے ہیں اور وہاں ایک گرل سی لگی ہوتی ہے اس کے اوپر لگا کے اپنے مردے رکھ دیتے ہیں۔ وہاں کوے، چیلیں آ کے ان کو کھاتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی احترام ہے کہ اس سے اللہ کی مخلوق اس کے مرنے کے بعد بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ تو ایک احترام کا تصور ہے اپنے اپنے اندازے کے مطابق ہر ایک مذہب نے رکھا ہوا ہے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ بہترین یہی چیز ہے کہ اس کو زمین میں دفناؤ اور قرآن کریم نے بھی یہی تعلیم دی۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ ایک شخص نے جب اپنے دوسرے بھائی کو قتل کیا تو اس کو پھر اللہ تعالیٰ نے سبق دینے کیلئے ایک کوے کو بھیجا اور بتایا کہ کس طرح مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ اس نے زمین کریدی۔ اس نے کہا میں بڑا بدقسمت ہوں کہ اپنے مُردے کی عزت اور احترام نہیں کیا۔ ایک اپنے بھائی کو مار دیا اور پھر اوپر سے اسکا احترام نہیں کر رہا۔ اسکا احترام یہ ہے کہ اسے عزت سے زمین میں دفنا دیا جائے اور تم دفناتے ہو تو وہاں یادگار بھی رہتی ہے۔ پھر جا کر اس پر دعائیں بھی کرتے ہو۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اگر حضور انور کو پاکستان میں رہنے کی اجازت ہو تو حضور کہاں پر رہنا زیادہ پسند کریں گے۔ انگلینڈ میں یا پاکستان میں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں رہنے کی اجازت دلوا دو پاکستان چلا جاؤں گا۔ پاکستان میں رہنے کی اجازت تو مجھے ہے۔ لیکن میں پاکستان میں رہ کے نہ نمازیں پڑھا سکتا ہوں، نہ میں خطبہ دے سکتا ہوں، نہ میں وہ کام کر سکتا ہوں جو میرے فرائض میں داخل ہیں۔ اس لئے جب بھی انشاء اللہ تعالیٰ حالات بہتر ہوں گے اور جس خلافت کے دور میں بھی ہونگے، اللہ بہتر جانتا ہے۔ تو میرے خیال میں کچھ عرصہ خلیفۃ المسیح پاکستان جایا کرے گا، یا مجھے موقعہ ملے گا تو جاؤنگا۔ لیکن دنیا کے نظام میں اور جس طرح جماعت احمدیہ میں وسعت پیدا ہو چکی ہے اور یہ ملک جو زیادہ developed ہیں، سوائے اس کے کہ پاکستان اتنا develop ہو جائے جتنا یورپ ہے تو پھر کچھ عرصہ وہاں رہیں گے اور باقی یہاں سے دیکھ کے دنیا کو کنٹرول کرنا بہتر ہے۔ صحیح طرح سب کے ساتھ رابطے رکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔ تو میرا خیال ہے کہ کیونکہ اب انگلینڈ میں ایک base بن چکی ہے اور زیادہ کام یہاں سے ہی ہوگا۔ لیکن قادیان اور پاکستان آنا جانا رہے گا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ ہمیں UK میں بھی اپنے مرکز کو وسیع کرنا پڑے۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ حضور اتنا زیادہ جماعت کیلئے کام کرتے ہیں۔ آپ کے پاس free time ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہاں اگر سوتا ہوں تو free time ہوتا ہے تو سوتا ہوں۔ کام تو ہوتے ہیں لیکن اسی کام میں سے کبھی کبھی وقت نکالنا پڑتا ہے کبھی سال میں ایک دو دفعہ ایک آدھ دن کیلئے outing بھی کرنی پڑتی ہے۔ مجھے shooting کا شوق ہے تو میں کبھی کبھی دو تین گھنٹے کیلئے shooting پر چلا جاتا ہوں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغام ملتا ہے تو آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر جو نیک بات ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی دل میں ڈالتا ہے اور پھر دل میں ڈالنے کے بعد بار بار احساس ہوتا ہے کہ اس کو کرنا ہے۔ بعض دفعہ ذہن میں مختلف باتیں ہوتی ہیں، لیکن نماز کے دوران، مثلاً بعض دفعہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس طرف توجہ دینی ہے۔ تو اس طرح پتہ چل جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔

☆ بچے نے دوبارہ سوال کیا کہ حضور کو فرشتے نظر آتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فرشتے دکھائے نہیں جاتے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تو جبرائیلؑ آئے اور مختلف شکل میں دکھائے گئے لیکن مختلف انبیاء پر بھی جو فرشتے آتے رہے مختلف صورتوں میں آتے رہے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ نے ایک دفعہ ایک فرشتے کو دیکھ لیا جس نے ارکان اسلام اور ارکان ایمان بتائے تھے۔

☆ایک بچے نے عرض کیا کہ میرا سوال یہ ہے کہ حضور انور کو جماعت احمدیہ جرمنی میں کیا نظر آرہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم، اتنے لوگ بیٹھے ہیں، واقفین نو نظر آرہے ہیں تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ اسکا مستقبل کیا نظر آرہا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے انشاء اللہ جماعت احمدیہ جرمنی کا مستقبل بڑا اچھا ہوگا۔ اور جماعت یہاں پھیلے گی اور جرمن قوم بھی انشاء اللہ تعالیٰ احمدی اور حقیقی اسلام کو قبول کرے گی۔ اور ہوسکتا ہے کہ یورپ میں قبول کرنے والوں میں سب سے

پہلے نمبر پر ہوں۔اس بارہ میں میں خطبہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی ذکر کر چکے ہیں اور باقی بھی شائد کسی نے کیا تھا۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب انسان وفات پاتے ہیں تو وہ یا جہنم میں جاتے ہیں یا جنت میں، تو جب جانور وفات پاتے ہیں تو ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کو تو اللہ تعالیٰ نے کوئی عمل کرنے کی صلاحیت نہیں دی ہوئی۔جنت اور جہنم کس لئے ہے۔کسی کو سزا ملتی ہے، اچھی اور بری بات سے سزا اور جزا ہوتی ہے۔کسی کو کوئی reward ملتا ہے انعام ملتا ہے تو اچھی بات کرنے سے ملتا ہے۔اور اگر تم غلط کام کرو تو تمہیں سزا ملتی ہے؟ چاہے تھوڑی سی ملے۔سکولوں میں بھی ملتی ہے۔تو کیا جانوروں کو اتنی عقل ہے۔بلی کتے کو اتنی عقل ہے کہ وہ اچھے کام کرے اور برے کام نہ کرے۔اللہ تعالیٰ نے اس کی جو فطرت بنادی ہے اس نے تو وہی کام کرنا ہے۔اس لئے اس کیلئے جزا سزا کوئی نہیں۔

☆ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرے پاس دو سوال ہیں۔پہلا سوال یہ ہے کہ جب انسان مرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے گھر جاتا ہے تو جسم ویسا ہی رہتا ہے جیسا اب ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جسم تو تمہارا زمین میں دفن ہو جاتا ہے۔روح اوپر چلی جاتی ہے۔جب روح اوپر چلی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو ایک نیا جسم دیتا ہے اور جب تک اللہ چاہے اس جسم میں رہنا ہے یا جہنم میں رہنا ہے۔سزا کاٹنی ہے یا جنت میں جانا ہے اس کے فیض پانے ہیں۔یہ جو دنیا کا جسم ہے یہیں رہ جائے گا۔اگلے جہان میں نیا جسم ملے گا اور روح یہی ہوگی۔

☆بچے نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا واقف نو پولیس افسر بن سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو جماعت احمدیہ کی پولیس ہے تو پھر تو بن سکتے ہیں۔لیکن اگر تم میں سے کسی کو پولیس میں جانے کا شوق ہے بعض دوسرے شعبوں میں بھی جاتے ہیں، تو پوچھ کر اجازت لے سکتے ہیں کہ ہمارا شوق ہے۔اگر تمہیں اجازت مل جائے تو پھر تم جاسکتے ہو۔ورنہ نہیں۔یہ اصولی فیصلہ نہیں ہے ہر individual کے متعلق علیحدہ فیصلہ ہوگا۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا، میرا سوال ہے کہ جب ہم وفات پائیں گے اور ہماری روح اوپر چلی جائے گی تو ہم اللہ میاں کو دیکھ سکیں گے؟

تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: فوت ہونے پہ آج کل جرمنی والوں کا بڑا زور ہے۔ہم زندہ ہیں۔ابھی زندوں کی دنیا میں رہ رہے ہیں۔کوئی زندگی کا بھی خیال رکھو۔ہاں اگر اگلے جہان کی فکر پڑ گئی ہے تو وہ بجائے اطفال الاحمدیہ کے انصار اللہ کو زیادہ ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جب سوال جواب ہونگے تو ظاہر ہے کس صورت میں دیکھتے ہو کیا شکل ہے۔اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کس طرح دکھائے گا۔اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں سوال وجواب کروں گا۔وہ کہے گا اگر تم نے اچھے کام کئے ہوئے تو چلو جنت میں جاؤ۔حضور انور نے فرمایا کہ ایک لمبی حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کو جہنم سے نکالے گا پھر ایک نظارہ دکھانے کیلئے سامنے لائے گا۔پھر اگلا step ہوگا اور پھر اگلا step اس کے بعد پھر جنت کے دروازے پہ پہنچے گا۔تو پھر بندا کہے گا اللہ تعالیٰ یہاں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آرہی ہیں۔تو یہ نظارہ بھی دکھا دیا اور یہ بھی دکھا دیا۔بالکل دروازے پہ لے گیا، یوں میں جھانک کر اندر بھی دیکھ رہا ہوں، لوگ موجیں کر رہیں ہیں تو تھوڑا سا اندر جاکے اور قریب سے دیکھ لوں؟ تو اللہ تعالیٰ ہنس کے کہے گا جاؤ تمہیں زیادہ ہی شوق ہے تو چلو تمہیں بخش دیا جاؤ چلے جاؤ جنت میں۔تو یہ لمبی حدیث ہے اسکا میں نے خلاصہ بتا دیا ہے۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ احمدی بچوں کو smartphone لینے کی اجازت ہے؟

تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی بچوں کو smartphone لینے کی اجازت اس شرط پر ہے اگر انکا غلط استعمال نہیں کرتے اور تمہارے اماں ابا بھی اس بات پر راضی ہوجاتے ہیں۔لیکن اگر تم سارا دن chat کرتے رہو اور دیکھتے رہو اور غلط قسم کی applications اس کے اندر ڈال لو اور پھر بجائے نیک آدمی بننے کے فضول قسم کی باتیں سیکھتے رہو۔تو میرے خیال میں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔لیکن تمہاری یہ حالت دیکھ کے ہی تمہارے اماں ابا فیصلہ کریں گے کہ تمہیں دینا چاہئے کہ نہیں۔تم میرے سے اصولی اجازت لے کر اپنے اماں ابا کو نہ کہہ دینا جاکے کہ اجازت مل گئی۔

☆ایک واقف نو طفل نے سوال کیا کہ facebook استعمال کرنا منع کیوں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔شریعت میں تو منع نہیں۔میں نے اس لئے منع کیا تھا کہ آج کل کی facebook میں لوگ برائیوں میں زیادہ پڑ جاتے ہیں اور اچھائیاں کم ہیں۔لیکن جماعت احمدیہ نے facebook بنائی ہوئی ہے۔جماعت احمدیہ کا alislam کے اوپر facebook بھی ہے۔

جماعت احمدیہ کی دوسری ذیلی تنظیمیں ہیں انہوں نے facebook بنائی ہوئی ہیں۔بعض انفرادی لوگوں نے، دو چار نے اکٹھے ہو کر اپنی facebook بنائی ہوئی ہے، جس سے وہ تبلیغ کرتے ہیں۔تو یہ حرام نہیں ہے، لیکن ہوش وحواس سے اس کا استعمال کرنے کیلئے، ضروری ہے کہ ایک حد تک احتیاط کی جائے۔جب تمہیں عقل آجائے تو تب اس میں جاؤ، کیونکہ facebook کے ذریعہ سے بہت ساری برائیاں پھیل رہی ہیں۔facebook کے ذریعہ سے بعض لڑکوں کو بعض لوگوں نے غلط کاموں میں ڈال دیا۔بعض لڑکیوں سے غلط کام کروائے۔پھر انکو blackmail کرتے ہیں، پھر انکو غلط رستوں پر چلاتے ہیں، جماعت سے ان کو دور ہٹاتے ہیں۔ابھی تمہارا علم جماعت کا اتنا نہیں ہے۔پہلے جماعت کے بارے میں پورا علم حاصل کرو۔پھر کسی مذہبی facebook پر جاؤ۔پھر دنیاداری کا معلم جو ہے اس میں بھی تمہاری اتنی عقل ہو کہ facebook پہ جو بعض سوال اٹھتے ہیں۔ان کا جواب دے سکو۔ابھی تم سوال کا جواب نہیں دے سکتے اور تمہارے اماں ابا بھی اگر تمہیں اس سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے تو تم سمجھو گے facebook والا جو تمہیں approach کر رہا ہے وہ صحیح ہے، حالانکہ تمہیں چاہئے تھا کہ اسکی تحقیق کرو، جماعت کے کسی پڑھے لکھے آدمی سے کسی عالم سے پوچھو، مربی صاحب سے رجوع کرو، اپنے incharge سے پوچھو۔تو facebook میں بہت ساری ایسی باتیں آجاتی ہیں جن سے برائیاں پھیلنے کا خیال ہے اور برائیاں پھیلتی ہیں۔یورپ میں بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں اور امریکہ میں بھی ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ ہمیں facebook نے غلط کاموں میں ڈال دیا۔اس لئے میں نے کہا تھا اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔تمہاری عمر ابھی نہیں ہے۔ہاں اگر facebook میں جانا ہے تو جو جماعتی facebook ہیں ان پر جاؤ۔

☆ایک بچے نے عرض کیا کہ میں نے پوچھنا ہے کہ اگر کوئی جرمن یا کوئی دوسرا ہم سے پوچھے کہ آپ کو کیسے پتہ ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے تو ہم انکو کیسے بتائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھو پہلی بات تو یہ ہے کہ سب سے بڑا زندہ ثبوت ہمارے پاس یہ ہے کہ قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ قرآن کریم اپنی original شکل میں محفوظ رہے گا۔چودہ سو، پندرہ سو سال ہو گئے اور یہ محفوظ رہا۔تورات اور دوسری کتب، انجیل اور بائبل اور دوسرے صحیفے جو مختلف انبیاء پر اترے وہ ایک حد تک، جب تک انکی تعلیم کی ضرورت تھی، محفوظ رہے۔اس کے بعد بگڑ گئے۔بائبل بھی بگڑ گئی تھی، تورات بھی بگڑ گئی تھی تبھی تو یہودی آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی عمل نہیں کرتے تھے۔لیکن قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ یہ ہمیشہ محفوظ رہے گا تو یہ آج تک محفوظ ہے۔تمہارے پاس print کی صورت میں، کتاب کی صورت میں محفوظ ہے۔بہت سارے حافظ قرآن ہیں، قرآن کریم حفظ کر لیتے ہیں، ہزاروں لاکھوں حافظ قرآن اسلام میں ہیں جنہوں نے حفظ کیا ہوا ہے، ان کے سینوں میں محفوظ ہے۔پھر ہم پانچ نمازوں میں اس کی آیتیں پڑھتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ایک بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ جو شریعت اتری وہ سچی شریعت ہے اور دعویٰ ہے کہ ہمیشہ محفوظ رہے گی تو محفوظ رہی۔تو ایک بہت بڑی دلیل یہی ہے۔پھر اسلام کے revival کیلئے اس کے نئے سرے سے اس کو جاری رکھنے کیلئے آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی، اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آگئے۔انہوں نے دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ قائم ہوئی اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے کام، اسلام کی ترقی کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں اور جو دوسرے لوگ ہیں وہ اسلام کی تعلیم پہ عمل کرتے ہوئے اپنے مشن کو آگے نہیں پھیلا رہے، مثلاً عیسائیت تھی، ایک زمانہ میں اگر پھیلی بھی تو وہ صرف لوگوں کے مزاج کے مطابق اپنی تعلیم کو ڈھالتی رہی، افریقہ میں اور ذریعہ سے تعلیم دی جارہی ہے، یورپ میں اور طریقہ سے دی جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس مذہب کو لوگ چھوڑ بھی رہے ہیں اور اسلام قبول کرنے کی طرف آرہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہزاروں لاکھوں لوگ ہر سال احمدی مسلمان بھی بنتے ہیں۔تو یہ موٹی موٹی باتیں بتادیں، یہ سچائی کی دلیل ہیں۔پھر دعائیں قبول ہوتی ہیں، خدا تعالیٰ

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی وافراد خاندان

احمدیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ تمہاری دعا قبول ہوئی کبھی؟ اس پر بچے نے سر ہلایا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بس یہ بھی پھر سچائی ہے۔ بہت ساری دلیلیں دیا کرو اور اپنی قبولیت دعا کی دلیل بھی دو۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور نے ایک خطبہ میں اطفال الاحمدیہ کو mobile رکھنے سے منع کیا کہ یہ ہمارے لئے اس لئے منع ہے کیونکہ ہم کوئی bussiness نہیں کرتے نہ کوئی کام کرتے ہیں جس کیلئے ہمیں فون کی ضرورت پڑے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جب کوئی خادم بن جاتا ہے۔ پندرہ سال کا ہوتا ہے تو وہ لے سکتا ہے۔ تو میرا سوال ہے کہ جب کوئی طفل پندرہ سال کا ہو جائے تو اسکو mobile لینے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ mobile کوئی گناہ تو نہیں ہے، اگر ضرورت ہے، بعض ماں باپ بڑے وہمی ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہمارے بچوں سے ہمارا رابطہ رہے، وہ چودہ پندرہ سال کی عمر میں لے دیتے ہیں، اگر تو تم اسکا غلط استعمال نہیں کر رہے اور آج کل کے جو mobile آئے ہوئے ہیں cellphone آئے ہوئے ہیں iphone ہے یا وہ جو اس نے نام لیا تھا سمارٹ فون اور جو دوسرے، samsung وغیرہ کے جتنے فون ہیں android وغیرہ، ان پہ دوسری applications بھی آتی جاتی ہیں، غلط باتیں بھی آجاتی ہیں، اگر تو تم انکو نیک کاموں کیلئے استعمال کرتے ہو تو میں نے جیسے پہلے بھی بتایا، تو کوئی حرج نہیں ہے اگر اپنے ماں باپ سے رابطے کیلئے استعمال کرتے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اپنے دوستوں سے اپنی study کی بات پوچھنے کیلئے text کرتے ہو یا رابطہ رکھتے ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر تم بجائے نیک کام کرنے، غلط applications اور سارا دن اسکی کسی game کے پیچھے لگے رہو اور نمازیں بھی چھوڑ دیں اور سارا دن ایسی غلط فلمیں دیکھنے لگ گئے جس سے تمہارے اخلاق خراب ہونے لگیں، تو پھر حرج ہے، اس لئے یہ نہ چودہ پندرہ سال کی عمر کا سوال ہے نہ اٹھارہ بیس سال کی عمر کا سوال ہے، اگر اس کا غلط استعمال ہے تو وہ بڑے کیلئے بھی غلط ہے اور چھوٹے کیلئے بھی غلط ہے، لیکن، کیونکہ چھوٹے کو عقل نہیں ہوتی، اس لئے وہ جلدی لوگوں کی باتوں میں آکے غلط کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اگر تمہارے میں عقل ہے تو بیشک کرو۔ یہ تمہارے اماں ابا تمہیں لے کے دیں گے لیکن مہنگا بھی آتا ہے۔ کتنے کا آجاتا ہے iphone؟ (وقف نو طالب علم نے عرض کی دوسو یورو کا)

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب اماں ابا تمہارے پر دوسو یورو خرچ کریں گے تو تبھی ہی ملے گا۔

☆ایک واقف نو طالب علم نے عرض کی کہ ایک دعا کی درخواست ہے کہ میرے ماموں malaysia میں رہتے ہیں کہ انکا کیس جلدی سے پاس ہو جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی سب کا بھی ہو جائے، صرف تمہارے ماموں کا کیوں ہو؟

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ حضور بنے تھے آپ کو کیسا feel ہوا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بس ایسا feel ہوا جیسے مجھ پر کسی نے پہاڑ لاد دیا ہو۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ جو شہید ہوتے ہیں انکو انہی کپڑوں میں کیوں دفنا دیا جاتا ہے؟

اسپر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کس نے کہا ہے؟ بعض دفعہ ایسا موقعہ ہوتا ہے کہ جنگوں میں جو شہداء ہوتے تھے، اس وقت ان کے کفن دفن کیلئے کوئی چیز نہیں ہوتی اور نعشوں کے خراب ہونے کا خطرہ ہوتا تھا۔ اس لئے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جس کپڑے میں وہ ہوتے تھے دفنا دیتے تھے، بلکہ انکی تو ایسی حالت ہوتی تھی کہ کپڑے بھی ان کے پاس پورے نہیں ہوتے تھے، اگر سر کو ڈھانکتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے پاؤں کو ڈھانتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ پس جب اس طرح حالت ہو کہ نعش خراب ہونے کا خطرہ ہو تو نہلائے بغیر اسے دفن کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر کسی شہید کی ایسی حالت نہیں ہے اور اسکو نہلایا جاسکتا ہے تو پھر اسکو نہلایا بھی جاتا ہے اور کفنایا بھی جاتا ہے۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ جب ہم ٹرین میں سفر کرتے ہیں تو اور بھی لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس pets ہوتے ہیں تو اگر انکا pet ہمارے کپڑوں سے لگ کے گزرے تو انہیں کپڑوں میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل تو وہ اپنے pet کو shampoo کرا کرا کے اتنا صاف کر دیتے ہیں کہ تمہارے کپڑوں سے زیادہ صاف وہ pet ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ نماز پڑھی جاسکتی ہے اگر کپڑے بدلنے کا موقعہ ہو تو بدل لئے لیکن اس بہانے سے نماز چھوڑی نہیں جاسکتی۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کے پاس بڑے بڑے بکریوں کے ریوڑ ہوتے تھے اور انکی نگرانی کیلئے انہوں نے shepard جو کتے ہوتے ہیں رکھے ہوتے تھے، اس زمانہ میں بھی کتے ہوتے تھے اور کتوں کو رکھا ہوتا تھا تا کہ بکریوں کے ریوڑ کو ایک جگہ contain کر کے رکھیں۔ تو وہ جو ریوڑ کی رکھوالی کرنے والے صحابہ تھے وہ سارا دن پھرتے تھے کتے بھی ان کے ساتھ رہتے تھے، ان کے کپڑوں سے touch بھی کرتے ہونگے، وہ صحابہ آتے تھے اور پھر مسجد نبوی میں نماز پڑھ کے بھی چلے جاتے تھے۔ وہ کپڑے بدل کے اور نہا دھو کے تو نہیں نہ آیا کرتے تھے۔ یہ تو نماز نہ پڑھنے کے بہانے ہیں۔ اگر لگ جائے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ایک کتے کے اوپر ہی مسلمانوں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن یہ بلی کو سارا دن چومتے رہتے ہیں۔ یہ بلیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ پرندے بھی ہوسکتے ہیں۔ کتوں کی بات کر رہے ہو تو اگر ساتھ لگ گیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، تم آرام سے نماز پڑھ سکتے ہو اور پھر بعد میں اگر تمہیں زیادہ کراہت آتی ہے تو جا کے کسی وقت کپڑے بدل لو، لیکن نماز کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض ہمارے ہاں پاکستان میں رواج ہے کہ کتے کو ہاتھ لگ گیا تو جب تک سات دفعہ ہاتھ نہ دھو لو تو اس وقت تک تمہارے ہاتھ پاک نہیں ہوتے، ایک عورت ربوہ میں آئی، غیر احمدی دودھ دینے والی عورتیں اور مرد ارد گرد کے گاؤں سے آیا کرتے ہیں۔ کسی کے گھر میں کتا رکھا ہوا تھا۔ اسکو ہاتھ لگ گیا یا کتے نے اس کا ہاتھ چاٹ لیا تو اس نے ایک دفعہ صابن سے ہاتھ دھویا۔ اور ختم ہو گیا۔ تو وہ کہنے لگی۔ ہے ہے تم تو کافر ہو گئے، ہاتھ کو سات دفعہ دھونا چاہئے تھا تمہیں کتے کی زبان لگ گئی ہے۔ اور ناپاک ہو گئے تم، پلید ہو گئے ہو جاؤ، میں تمہیں آئندہ سے دودھ بھی نہیں دونگی، تو یہ حالت ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں تو کسی کام کیلئے اتنا زیادہ مبالغہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔

☆ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کب مسلمانوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض کیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ حکم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمایا بلکہ قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر پانچ نمازوں کا حکم ہے بلکہ ان کے اوقات بھی بتائے گئے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے اپنی سنت سے ہمیں بتایا کہ یہ پانچ نمازیں کیسے اور کس وقت ادا کی جائیں۔ ایک حدیث بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ مغرب اول وقت میں ادا فرمائی اور دوسرے وقت میں آخری وقت میں ادا فرمائی، اسی طرح عشاء، فجر، ظہر اور عصر کی نمازیں بھی اول اور آخر اوقات میں ادا فرمائیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دو مختلف اوقات میں نمازیں کیوں ادا فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے یہ دو اوقات نمازوں کے بتائے تھے ایک اول وقت اور ایک انتہائی وقت بتایا ہے کہ ان کے دوران نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ پس یہ مختلف اوقات آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور جب free time میں آپ کھانا کھاتے ہوئے یا سوتے ہوئے جو بھی کرتے ہیں اس وقت بھی آپ کے پاس security ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا تو اسطرف دھیان نہیں رہتا، آفس میں میرے قریب کوئی نہیں ہوتا۔ میں گھر میں بالکل free ہوتا ہوں اور دفتر میں بھی free ہوتا ہوں بلکہ رات کو میں اپنے دفتر میں کام کر رہا ہوتا ہوں اور دفتر کا کوئی عملہ بھی میرے پاس نہیں ہوتا۔

نصاب وقف نو میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے واقفین میں تقسیم انعامات

☆بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفین نو کو اپنے مبارک دستخطوں سے انعامات عطا فرمائے، جنہوں نے گذشتہ سال 2014 کے سالانہ جائزہ نصاب وقف نو میں اپنی عمر کے حساب سے جرمنی بھر میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کی تھیں۔ بارہ سال کے گروپ میں اوّل عزیزم سدید حمید، دوم عزیزم محمد فرحان شیخ اور سوم عزیزم فراست حسان علی قرار پائے۔ تیرہ سال کے گروپ میں اوّل عزیزم عثمان احمد عامر، دوم عزیزم فاران راشد اور سوم عزیزم مصباح الحق شمس رہے۔ چودہ سال کے گروپ میں اوّل عزیزم جاذب آصف، دوم حسن احمد سلام سندھو اور سوم ارسلان احمد ڈھلوں رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔

واقفین نو کی کلاس سات بج کر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

❁...❁...❁

احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو نے مجھے خوبصورت شکل و شباہت عطا کی ہے اب میرے اخلاق بھی حسین اور دلکش بنا دے۔ (مسند احمد۔ مسند المکثرین من الصحابہ حدیث نمبر: 3632)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 2

کر سکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے۔ اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہر گز نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونو کی تاکید فرمائی ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن :61) (کہ جب مجھ سے دعا کرو تو مَیں قبول کروں گا۔ فرمایا کہ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ) میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے اور وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) میں کوشش کی‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں اُن کو ہم اپنے راستوں کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’جب تک تقویٰ نہ ہوگا اولیاء الرحمن میں ہر گز داخل نہ ہو گا‘‘۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 227۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب تک تقویٰ نہیں ہوگا بندہ اولیاء الرحمن میں داخل نہیں ہو سکتا۔

پس اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں سے حقیقی تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے مختلف راستے اُس نے بتائے ہیں اور پھر ہم پر یہ احسان کیا کہ ہمیں اُس زمانے میں پیدا کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور آخری زمانے کے امام کو بھیجا جنہوں نے پھر خدا تعالیٰ کے پیغام کو ہم تک کھول کر پہنچایا۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اس امام کے کامل فرمانبردار بنتے ہوئے اُس کی پوری اطاعت کریں۔ کامل فرمانبرداری کی کوشش کریں کیونکہ اس کی فرمانبرداری میں ہی اللہ کے رسول اور اللہ کی فرمانبرداری ہے۔ وہ عمل ہمارے سے ہوں جو ہمارا امام ہم سے چاہتا ہے۔ گزشتہ مذاہب میں برائیاں اس لئے جڑ پکڑ گئی تھیں کہ اُن میں تقویٰ کی کمی ہو گئی تھی اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد بنتے چلے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بھی یہ تنبیہ کی ہے، یہ وارننگ (warning) دی ہے کہ بگڑے ہوئے زمانہ میں جب تقویٰ کی کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مسیح موعود کو بھیجے گا جو امام الزمان ہوگا، اُسے مان لینا تاکہ تقویٰ کی راہوں پر چلتے رہو، ورنہ جیسا پہلی قوموں کا حال ہوا ہے تمہارا بھی ہو سکتا ہے اور ہو جائے گا۔ بیشک اسلام نے اب تا قیامت قائم رہنا ہے لیکن حقیقی مسلمان اور تقویٰ پر چلنے والے وہی ہوں گے جو اس زمانے کے امام کے ساتھ جڑنے والے ہوں گے۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ تنبیہ فرمائی کہ اگر تم نے احتیاط نہ کی، تقویٰ کا حق ادا نہ کیا، اللہ تعالیٰ کی رضا کو تلاش نہ کیا تو خدا تعالیٰ کی سزا کے مورد بن سکتے ہو۔ وہاں ایک تسلی بھی دلائی کہ اگر تقویٰ کا حق ادا کرتے رہو گے یا ادا کرنے کی کوشش کرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بھی بنو گے۔ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران :103) اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار رہو۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تقویٰ کی تلاش میں لگے رہے، اپنی طبیعتوں پر جبر کر کے اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہے تو ایسی حالت کی موت بھی اللہ کا قرب دلانے والی ہوگی اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے، یہ کامل فرمانبرداری کی تلاش اور جستجو اور کوشش اگر حقیقت میں ہوگی تو خدا تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ اپنے بندوں پر رحم اور فضل کرتے ہوئے اُنہیں نیک بندوں میں شمار کر لیتا ہے جو تقویٰ پر چلنے والے ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے رحم سے یہ بھی بعید نہیں کہ ایک مسلمان جو مسلسل کوشش کرتا ہے اُس کی موت ہی اللہ تعالیٰ اُس وقت لائے جب تقویٰ کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ چکا ہو یا اُس کے قریب ہو۔ غرض کہ اصل چیز نیت ہے۔ ایک کوشش ہے اور دعا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کوشش اور عمل ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ موت کے وقت ایسے مومن کے لئے ایسے حالات پیدا فرما دیتا ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنانے والے ہوتے ہیں۔ پس اس کے حصول کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے دعا اور کوشش ایک مومن کی پہچان ہے۔

پس مَیں بار بار جب اس طرف توجہ دلاتا ہوں تو اسی لئے کہ یہ بہت اہم چیز ہے۔ ہمیں اس کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہم جو اُس امام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر زمانے کے امام کو مان لیا ہے، اُس کی بیعت میں شامل ہو گئے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے باقی تمام وہ باتیں بھی اپنی زندگی کا حصہ بنانی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں اور جن کو ہم پر واضح کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور آپ نے جماعت کا قیام فرمایا ہے۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اُس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ گم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں، مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں اُن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اُس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اُس کا منشاء ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 96-97۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے وہ عظیم مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کا قیام فرمایا یا جس کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ پس آج جس فسق و فجور میں دنیا مبتلا ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ ہر ایک دیکھ سکتا ہے کہ ہر طرف بے حیائی کا دور دورہ ہے۔ میڈیا نے بالکل بے حیائی پیدا کر دی ہوئی ہے اور اس فسق و فجور کو ابھارنے کے لئے نئے نئے ذرائع دنیا نے اختیار کر لئے ہیں۔ الیکٹرانک طریق ہیں، اخبارات ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پس اگر آج ایک احمدی نے اور احمدی کہلانے والے مرد، عورت، نوجوان اور بچے نے اس بات کو نہ سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جماعت بنانے کے لئے آئے تھے جو دنیا کو فسق و فجور سے نکالے اور خود بھی اگر یہ لوگ اس کی بجائے، الیکٹرانک ذرائع اور دوسری لغویات میں پڑ کر تقویٰ سے دور ہٹ گئے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمولیت کے مقصد کو بھولنے والے ہوں گے۔

فسق و فجور کیا چیز ہے؟ فسق کہتے ہیں، سچائی، صحیح راستے، قانونی حدود اور فرمانبرداری سے باہر نکلنا۔ اخلاق سے گری ہوئی اور گناہوں میں ڈوبی ہوئی حرکات کرنا۔ اسی طرح فجور کا مطلب ہے، سچائی سے دور ہٹنا، جھوٹ بولنا، غلط حرکات کرنا، جھوٹی قسمیں کھانا، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نظر انداز کرنا۔ اب آج کل کے جو مختلف ذرائع دنیا کی تفریح کے لئے بنائے گئے ہیں، اگر غور کریں تو وہ سب نیکیوں سے دور کرنے والے ہیں، جھوٹ کی ترغیب دلانے والے ہیں، بے حیائیوں کی طرف لے جانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکامات نظر انداز کرنے اور فرمانبرداری سے باہر نکلنے کی ترغیب دلانے والے ہیں۔ بے حیائی کی ترغیب کی ایک مثال دیتا ہوں۔

آج انٹرنیٹ یا کمپیوٹر پر آپس کے تعارف کا ایک نیا ذریعہ نکلا ہے جسے Facebook کہتے ہیں۔ گو اتنا نیا بھی نہیں لیکن بہر حال یہ بعد کی چند سالوں کی پیداوار ہے۔ اس طریقے سے مَیں نے ایک دفعہ منع بھی کیا، خطبے میں بھی کہا کہ یہ بے حیائیوں کی ترغیب دیتا ہے۔ آپس کے جو حجاب ہیں، ایک دوسرے کا حجاب ہے، اپنے راز ہیں بندے کے وہ اُن حجابوں کو توڑتا ہے، اُن رازوں کو فاش کرتا ہے اور بے حیائیوں کی دعوت دیتا ہے۔ اس سائٹ کو جو بنانے والا ہے اُس نے خود یہ کہا ہے کہ مَیں نے اسے اس لئے بنایا ہے کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ انسان جو کچھ ہے وہ ظاہر و باہر ہو کر دوسرے کے سامنے آ جائے اور اُس کے نزدیک ظاہر و باہر ہو جانا یہ ہے کہ اگر کوئی اپنی ننگی تصویر بھی ڈالتا ہے تو بیشک ڈال دے اور پھر اس پر دوسروں کو تبصرہ کرنے کی دعوت دیتا ہے تو یہ جائز ہے۔ اِنَّا لِلّٰہ۔ اسی طرح دوسرے بھی جو کچھ کسی کے بارے میں دیکھیں اُس میں ڈال دیں۔ یہ اخلاقی پستی اور گراوٹ کی انتہا نہیں تو اَور کیا ہے؟ اور اس اخلاقی پستی اور گراوٹ کی حالت میں ایک احمدی ہی ہے جس نے دنیا کو اخلاق اور نیکیوں کے اعلیٰ معیار بتانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف لے کر آنا ہے اُس سے تعلق پیدا کروانا ہے، اُن کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا ہے کہ تمہاری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت اور کامل فرمانبرداری ہے، اس کے لئے کوشش کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سہیڑنے والے بن جاؤ گے۔

اب ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آ کر ان نیک باتوں اور تقویٰ کو قائم کرنا ہے اور دوسری طرف یہ کہ ہمیں فیس بک (Facebook) سے کیوں روکا جاتا ہے؟ ہمیں ہماری آزادی سے کیوں محروم کیا جاتا ہے؟ یہ دو باتیں ساتھ ساتھ نہیں چل سکتیں۔ ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم نے ان میں سے کس کو اختیار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کو، تقویٰ کو یا اِن فسق و فجور پھیلانے والی باتوں کو؟

آج ایک احمدی ہی وہ خوش قسمت ہے جو دنیا کی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کو دینی علم سے، خزانوں سے اس طرح مالا مال کر دیا ہے کہ کسی دوسرے کے پاس وہ خزانے ہیں ہی نہیں۔ قرآنِ کریم کی روشن تعلیم کی جو تفسیریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں وہ کسی اور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’خدا تعالیٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 173)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کے پاس مل ہی نہیں سکتیں۔ پس احمدی ہی ہے جو دوسروں کی رہنمائی کرسکتا ہے،نیکیوں اور بدیوں کی تمیز کرسکتا ہے اور کروا سکتا ہے۔ پس اس بات کو ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ مَیں جس کام پر مامور کیا گیا ہوں، جو کام میرے سپرد کیا گیا ہے اُس کی ادائیگی کی کوشش کروں۔ بے حیائیوں اور لغویات میں نہ پڑوں۔ بیعت تو ہم نے اس لئے کی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انصار بن کر فسق و فجور میں پڑی ہوئی دنیا کو فسق و فجور سے باہر نکالا جائے۔ لیکن اگر ہم خود ان برائیوں میں پڑ جائیں تو پھر اس دنیا کا کیا حال ہوگا۔ پس جو اس بات کو نہیں سمجھے گا وہ آپ سے کاٹا جائے گا۔ کیونکہ آپ کا مقصد تقویٰ کا قیام ہے۔ جو اس مقصد کے حصول کے لئے مددگار نہیں بن سکتا وہ ظاہر میں بیشک جماعت کا ممبر کہلاتا ہو لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسلک نہیں ہے اور اس کی بڑے واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح میں وضاحت فرما دی ہے۔ پس ہمیں اپنے عمدہ کھانے میں سے دنیا کی ملونی کے زہر کو نکالنا ہوگا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کی تکمیل کے لئے دوسروں کے کھانے بھی صاف کرنے ہوں گے، اُن کو بھی زہر کھانے سے بچانا ہوگا تبھی ہم فرمانبرداروں میں شمار ہوں گے۔ تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار ہوں گے۔ آپ نے یہ جو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تقویٰ وطہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے، خدا نے جو یہ نمونہ دکھانے کا طریق رکھا ہوا ہے یہ سب سے بڑھ کر تو انبیاء کا ہوتا ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نمونہ دکھایا۔ پھر اپنے صحابہ میں اسے قائم فرمایا انہوں نے بھی عمدہ نمونہ دکھایا اور پھر یہ جماعتِ مومنین جو تا قیامت رہنے والی جماعت ہے اس کے ممبران نے وہ نمونہ دکھانا ہے۔ اس لئے اب یہ ہماری بھی ذمہ داری ہے۔

پس یہ بڑے غور اور فکر کی بات ہے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس مقصد کے حصول کے لئے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے آپ کے معاون و مددگار بنیں۔ دنیا کی طرف زیادہ دیکھنے کی بجائے اپنے تقویٰ کے معیار کی طرف نظر رکھنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر شکر گزار ہوں کہ اُس نے ہمیں ایک جماعت میں شامل کر دیا ہے، ایک لڑی میں پرو دیا ہے جس کے ساتھ جُڑے رہنے اور جس میں پروئے رہنے سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہم پر برس رہی ہے اور برستی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے گند سے نکال کر اس جماعت سے وابستہ کرکے جو ہم پر احسان کیا ہے، اُس پر شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ ہم تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں۔ اُس رسّی کو مضبوطی سے پکڑیں جو خدا تعالیٰ نے ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ہمیں پکڑائی ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا (آل عمران:104) اور اللہ کی رسّی کو سب مضبوطی سے پکڑ لو۔ پہلی قومیں بگڑیں وہ اس لئے کہ اپنی تعلیم سے دور ہوگئیں۔ ہر ایک تقویٰ سے دور ہو کر اپنے اپنے راستے اختیار کرنے لگا۔ تو اس میں یہ ایک پیشگوئی بھی ہے کہ مسلمان اپنی اس ذمہ داری کو نہیں سمجھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ میں ایک رسّی پکڑائی ہے اور ہم نے اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ہے، اُس تعلیم کی حقیقت کو تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کرنی ہے جو قرآنِ کریم کی صورت میں اُتری ہے، تو پھر اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمان بھی یہودیوں کی طرح فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ یہ فرقوں میں بٹ بھی گئے۔

ایک حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں کہ خدا کی کتاب قرآنِ کریم اللہ کی رسّی ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلائی گئی ہے یا اتاری گئی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب مناقب اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث نمبر 3788 دار المعرفۃ بیروت لبنان 2002ء)

پس قرآنِ کریم کے احکامات ہیں جو تقویٰ پر چلاتے ہیں لیکن قرآنِ کریم کی آیات کو سمجھنے کے لئے، اُس کے اسرار و رموز کو سمجھنے کے لئے، بعض باتوں کو سمجھنے کے لئے، اُس کی صحیح تفسیر سمجھنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُن نیک لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اُس کو سمجھ سکیں اور جن کے آنے کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ کریم میں بتایا بھی ہوا ہے اور اِس زمانے میں جس کے آنے کی قرآنِ کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے آخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (الجمعۃ:4) فرما کر خبر بھی دی ہے جو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں قرآنِ کریم کا تعلق آسمان سے زمین پر جوڑے گا یا پھر اس رسّی کے ذریعے آسمان تک پہنچنے کے صحیح طریق سکھائے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس رسّی کو پکڑنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ قرآنِ کریم کو پکڑو کیونکہ ایک زمانہ آئے گا جس میں قرآنِ کریم کا پڑھنا صرف رسم کے طور پر ہوگا اور صرف ظاہری عزت قرآنِ کریم کی ہوگی، اُس کی تعلیم پر عمل نہیں ہوگا بلکہ مخفی شرک بھی مسلمان کر رہے ہوں گے۔ اب دیکھیں آج کل قبروں کو پوجا جا رہا ہے۔ ہمارے سامنے بڑی واضح مثالیں موجود ہیں۔ مسلمانوں نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہوا ہے۔

پس اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جو قرآنِ کریم کی تعلیم کو اس دنیا میں جاری کرنے کے لئے آئے اور وہی ہیں جو اسلام پر اعتراضات کو دُور کرنے والے ہیں۔ کوئی آپ کے علمِ کلام سے باہر نکل کر اسلام پر اعتراض کرنے والے کا منہ بند نہیں کر سکتا اور آپ بھی ایک حبل اللہ ہیں۔ اس کو مضبوطی سے پکڑنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے۔ فرمایا کہ برف کی سِلوں پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی جانا پڑے تو جانا اور اس مسیح و مہدی کو میرا اسلام پہنچانا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المھدی حدیث 4084 مکتبۃ المعارف ریاض ایڈیشن اول)

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 182 مسند ابی ہریرۃؓ حدیث 7957 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پھر اس قدرت کے بعد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں آئی یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رسّی ہے، ایک اور قدرت کے ظہور کا بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (النور:56) کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے۔ کیا وعدہ کیا ہے؟ وہ وعدہ یہ ہے کہ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ (النور:56) کہ انہیں ضرور خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ اور انہیں تمکنت عطا کرے گا۔ یعنی دین کی مضبوطی کے لئے، جماعت کی ترقی کے لئے سامان پیدا فرمائے گا۔ پھر دوسری قدرت جو خلافت کی صورت میں ہے، حبل اللہ بن جائے گی اور جس جماعت میں یہ خلافت ہوگی وہ وحدت پر قائم ہو کر خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والی جماعت بن جائے گی۔

پس قرآنِ کریم کو حقیقت میں ماننے والوں کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ قرآنی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود کو مانیں اور آپ کے بعد آپ کے جاری نظامِ خلافت کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ جب یہ صورت ہوگی تو تبھی ایک رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم پورا ہوگا۔ آج مسلمانوں کے پاس قرآن ہے لیکن اس کے باوجود فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، اور اس حد تک اختلاف ہے کہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔ الزام تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کو دیا جاتا ہے کہ یہ دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں جبکہ خود ان کے اپنے لٹریچر ایک دوسرے پر تکفیر کے فتووں سے بھرے پڑے ہیں۔ پس جب فرقوں میں بٹنے کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا جیسا کہ مَیں نے کہا۔ تو جب یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے تو پھر مسیح موعود کا ظہور بھی ہؤا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت تم پر اتار دی ہے کہ جو مسیح موعود کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ یعنی فرقوں میں بٹنے کے بعد پھر اسلام کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیج دیا ہے۔ اب حکم یہ ہے کہ اختلاف ختم کرو اور اگر حقیقت میں حبل اللہ کے انعام سے فیض پانا چاہتے ہو تو مسیح موعود کو مان کر اُمّتِ واحدہ بن جاؤ۔

پس جہاں یہ پیغام اُن لوگوں کے لئے ہے جو جماعت احمدیہ میں ابھی شامل نہیں ہوئے تو جو احمدی ہیں، جو جماعت میں شامل ہوئے ہیں اُن کو بھی یہ یاد کروایا کہ جہالت سے حکمت کی طرف اور اندھیروں سے روشنی کی طرف کا جو سفر تم نے شروع کیا ہے تو اب اس کا حق بھی ادا کرنا ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُجڈ اور جاہل لوگوں کو انسان اور تعلیم یافتہ انسان اور باخدا انسان بنایا تھا، تم بھی باخدا انسان بننے کی کوشش کرو۔ اپنی نیکیوں اور تقویٰ کو بڑھانے کی کوشش کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے بعد اگر ہمارے اندر رنجشوں اور بدظنیوں نے جگہ پائی تو ہم حبل اللہ کی صحیح قدر کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پس ایک احمدی کو فکر ہونی چاہئے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جس سے آپس کی رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، اُن کو دور کرے۔ اُس میں یہ فکر ہونی چاہئے کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی خشیت اور تقویٰ دل میں پیدا کرنا ہے۔ اُس نے خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنی ہے اور خدا تعالیٰ کی رسّی کو جو قرآن، نبوت اور خلافت کی صورت میں اتاری گئی ہے اس کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنا ہے، اُسے پکڑنا ہے اور مضبوطی سے تھام لینا ہے۔

یاد رکھیں کہ نبوت کی طرف سے کہی گئی تمام باتوں پر ایمان اور یقین نبوت سے تعلق میں بڑھاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آنے والا حکم اور عدل ہوگا اور ایمان کو ثریا سے زمین پر لائے

M/S ALLIA
EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

گا تو اب ہر احمدی کے دل میں یہ یقین ہونا چاہئے کہ جو کچھ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے وہی صحیح ہے اور دین کی جو تشریح آپ نے کی ہے وہی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جو پیشگوئیاں آپ نے فرمائی ہیں اُن پر یقین ہی ایک مومن کو ایمان میں بڑھائے گا۔ آپ نے خلافتِ احمدیہ کے جاری نظام کی بہت کھول کر وضاحت فرمائی ہے اور خاص طور پر یہ تلقین فرمائی کہ میرے بعد خلافت کا جاری نظام میری ہی بعثت کا تسلسل ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر تو یقین رکھتے ہیں، آپ کو سچا مسیح موعود بھی مان لیتے ہیں، مہدی معہود بھی مان لیتے ہیں لیکن خلافت سے تعلق ضروری نہیں ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بہت بڑے اعلان اور دعوے کو جھٹلانے والا بن جاتا ہے۔ آپ نے اپنی سچائی کے طور پر قدرتِ ثانیہ کا بیان فرمایا تھا۔ پس وہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے منکر ہیں جو آپ کے اس واضح اعلان کے اس حصے کو نہیں مانتے کہ خلافتِ احمدیہ دائمی قدرت ہے جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ اس وقت جماعت کی خوبصورتی ہی یہ ہے کہ خلافتِ احمدیہ نے اُسے وحدت کی لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ایسے لوگ حبل اللہ کے تیسرے حصے کو کاٹنے والے بن جاتے ہیں، یا خود اُس سے کٹ گئے۔ پس جب حبل اللہ کا زمین پر پہنچنے والا ایک سرا کٹ گیا تو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ بھی کٹ گیا۔ پس خلافت کی اطاعت اور اس کی حفاظت ہی ایک انسان کو، ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حقدار بناتی ہے یا بیعت میں آنے کا دعویٰ کرنے کا حق دار بناتی ہے۔ اور یہی حقیقت بیعت پھر محبت اور بھائی چارے کے رشتے کو پروان چڑھانے والی ہونی چاہئے۔ ورنہ پھر وہی بات ہوگی کہ آپؑ کی ایک بات کو مان لیا اور دوسری کو چھوڑ دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’چاہئے کہ تمہارے تمام اعضاء اور تمام قوتیں خدا کی تابع ہوں اور تم سب ایک ہو کر اُس کی اطاعت میں لگو‘‘۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 157)

اور اللہ کی اطاعت کیا ہے؟ اُس کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش ہے۔ مثلاً آپس کے تعلقات ہیں یا جس آیت میں مثال دی گئی ہے کہ بھائی بھائی تھے اس کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دوبارہ مضبوطی سے جوڑا ہے۔ پھر ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ (الفتح:30) کہ مومن آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے ہیں۔ اگر ہر احمدی صرف اسی ایک بات کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنا لے تو جماعت کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ ہر احمدی کے دل کی کیفیت بدل جائے گی۔ ہر احمدی گھرانہ جنت نظیر بن جائے گا۔ ہر احمدی خاندان ایک مثالی خاندان بن جائے گا۔ ہر حلقہ اور شہر اور ملک کی جماعت ایک مثالی جماعت بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرتے ہوئے جب یہ رحم کے سلوک ہو رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی موسلا دھار بارش بھی انشاء اللہ تعالیٰ، برس رہی ہوگی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ (آل عمران: 104) یاد رکھو، تالیف ایک اعجاز ہے، یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے‘‘۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 137، الحکم مؤرخہ 17 اپریل 1900ء صفحہ 9 جلد 4 نمبر 14)

پس یہ معیار ہیں جو ہم نے حاصل کرنے ہیں اور ہمیں ایک شدت کے ساتھ ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جب ہم یہ کریں گے تو ہم حقیقی طور پر جماعت کے ساتھ جُڑے کہلانے والے بنیں گے یا بن سکتے ہیں۔ ہم وہ جماعت بن جائیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنانا چاہتے ہیں۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’وَ کُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارے پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا‘‘۔ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 601 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

یہ آپ نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر لفظ اپنے اندر ایک معنی رکھتا ہے۔ خلاصی کا سامان ایک تو چودہ سو سال پہلے ہوا تھا جب آگ سے بچ کر لوگ جنتوں کے وارث بن گئے تھے۔ یہ خلاصی ایسی تھی کہ اس نے صرف بچایا ہی نہیں بلکہ انعاموں کا وارث بھی بنا دیا۔ اور اب خلاصی کا یہ سامان اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر فرمایا ہے۔ آپ نے محبت اور بھائی چارے کے صحیح اسلوب ہمیں سکھلائے ہیں۔ آپ نے گناہوں سے بچنے اور آگ سے بچنے کے طریق ہمیں سکھائے ہیں۔ آپ نے بندے کے حقوق دلوا کر مظلوموں کو ظالموں سے نجات دلوائی ہے اور ظالموں کو اُن کے ظلموں سے بچا کر خلاصی دلوائی ہے۔ پس آج ہم بھی اسی صورت میں خلاصی پا سکتے ہیں جب اس سامان سے حقیقت میں فائدہ اُٹھانے والے ہوں گے۔ ورنہ وہی بات ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جیسے باقی مسلمان ہیں ویسے تم ہو کیونکہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، اس کے تو وہ بھی قائل ہیں اور تم بھی قائل ہو۔ وہ بھی ان فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تم بھی ان فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا فرقوں میں بٹ کر اُن کی حالت قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی (الحشر:15) والی ہو چکی ہے، یعنی اُن کے دل پھٹے ہوئے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡہُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ۔ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہُمۡ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ (الانعام:160) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے، تیرا اُن سے کچھ بھی تعلق نہیں اُن کا معاملہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے پھر وہ اُن کو اُس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

پس آپس کی چپقلشوں اور رنجشوں کو کوئی معمولی بات یا ذاتی معاملہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہی بڑھتے بڑھتے خاندانی اور پھر بعض دفعہ جماعتی جھگڑوں میں بدل جاتے ہیں کہ فلاں عہدیدار کا فلاں رشتہ دار ہے اور اُس نے فلاں موقع پر اُس کی مدد کی تھی۔ اور پھر بدظنیوں کا یہ لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر ایسے لوگ جماعتی نظام سے بھی بدظنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اپنے دلوں میں کدورتیں بھرتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ جماعت سے بھی دُور ہٹ جاتے ہیں۔

پس قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ جب مختلف پیرایوں میں مختلف لوگوں اور قوموں کی مثالیں دے کر بیان فرماتا ہے وہ اس لئے کہ حقیقی مومن اُن سے سبق حاصل کریں، اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور جس ہدایت پر قائم ہو چکے ہیں اُس کے راستے اپنے پر بند کرنے کی بجائے مزید کھولیں اور اُن انعامات سے فیض پائیں جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت سے وابستہ کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ۔ پس اُس نے تمہارے دلوں کو باندھ دیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہے جو اُس نے اپنے فضل سے کیا ہے اور یہ فضل ایک مومن سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپس میں بھی اس احسان کے بدلے ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت میں بڑھیں، ایک دوسرے کے لئے خالص ہمدردی کے جذبات پیدا کریں، تبھی حقیقی مومن کہلائیں گے، تبھی اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار کہلائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں:

’’صلاح، تقویٰ، نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لیے دعا کرو کہ خدا اُسے بچالے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ بُرا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رِفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 368-369۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور خاص طور پر عہدیداروں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ باقی نہ رکھیں، عمومی طور پر بھی میں کہہ رہا ہوں۔

فرمایا: ’’جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبّر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ۔ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ (البقرۃ: 45) کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو جبکہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو، آخر تم عقل کیوں نہیں کرتے؟

اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے‘‘۔ (اب یہ ایک بہت بڑی بات ہے اگر خود انسان اپنا جائزہ لینا شروع کر دے تو بہت سارے مسائل اور فساد ختم ہو جاتے ہیں) ’’چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’دل کا سجدہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے دست بردار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو‘‘۔

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 13 رجون 2014)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

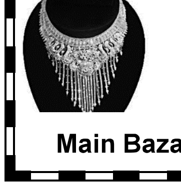

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ہوتا اس لیے آخر کار لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:3) کا مصداق ہوجاتا ہے‘‘ (یعنی تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں)۔ فرمایا ’’اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بُغض اور کِبر ملا ہوا ہوتا ہے۔ اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ اُن کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے‘‘۔ پس ہمیشہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے بجائے دوسروں کی غلطیوں کے دیکھنے کے ’’یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اُسے پاک نہ کرے۔ جب تک دعا نہ کرے کہ مر جاوے، اس حد تک دعا کرے تب تک سچّا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا‘‘۔ فرمایا ’’اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے‘‘۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 369۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ سوچ ہے جس سے تقویٰ کی تلاش کی ضرورت ہے۔ آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ خلافت سے سچی وابستگی کی ضرورت ہے۔ نظامِ جماعت کے ساتھ بے لوث تعلق کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے بن جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ایک ہو کر اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔ اب وقت تیزی سے قریب آ رہا ہے کہ مغربی ممالک میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کے پھیلنے کے دن ہیں، اور اس ملک میں انشاء اللہ تعالیٰ اسلام نے بڑی تیزی سے پھیلنا ہے، خاص طور پر جرمنی والوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں اپنے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے ہوں گے تا کہ آنے والوں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انقلاب کو دیکھنے اور اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا ہو گی، دعا میں شہدائے احمدیت کے خاندانوں کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اسیران کو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ جماعت کی کسی بھی رنگ میں خدمت کرنے والوں کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو نیک نیتی سے تقویٰ پر چلتے ہوئے خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے بہت دعائیں کریں کہ ہمیشہ جماعت کی برکات سے فیض پانے والے بنے رہیں۔ خلافتِ احمدیہ سے جُڑے رہنے کے لئے دعائیں کریں۔ دنیا کے لئے دعائیں کریں کہ جس تباہی کی طرف وہ تیزی سے جارہی ہے اُس سے وہ بچ جائے۔ اب پتہ نہیں یہ انقلاب جو دنیا میں آنا ہے کسی تباہی کے بعد آنا ہے یا اُس سے پہلے اللہ تعالیٰ اِن کو بچا لے اور اُس طرف توجہ پیدا کر دے۔ بہر حال بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ عالمِ اسلام کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے اور وہ زمانے کے امام کو مان لیں۔

(اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی)۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3 جولائی 2015)

☆......☆......☆

محترمہ ہدایت بی بی صاحبہ کا ذکر خیر

(منور احمد باجوہ)

خاکسار کی والدہ محترمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب کالا افغاناں درویش مرحوم مورخہ 4رجون 2015 بروز جمعرات چند دنوں کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ضلع گورداسپور کی رہنے والی تھیں۔ 1952ء میں آپ کی شادی مکرم محمد احمد صاحب کالا افغاناں جو 313 درویشوں میں سے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کے مطابق ہوئی۔ آپ نے اپنی درویشانہ زندگی بہت ہی صبر اور شکر سے بسر کی۔ آپ تہجد گزار اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ قرآن کریم سے آپ کو خاص محبت تھی۔ اجلاسات میں تلاوت قرآن کریم بہت شوق سے پڑھتیں۔ آپ نے بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ نہایت سادہ طبیعت کی مالک اور ملنسار تھیں۔ خاکسار کے والد مکرم محمد احمد صاحب مرحوم درویش حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق پورے پنجاب میں دعوت الی اللہ کیلئے جاتے تھے۔ اس لئے پورے پنجاب سے مرکز میں آنے والے نومبائعین آپ کے گھر بھی آتے جن کی مرحومہ دل وجان سے مہمان نوازی کرتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند کرے اور آپ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 26رجون 2015 میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: ’’نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا ایک جنازہ ہے مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب مرحوم درویش کالا افغاناں قادیان کا جو 4رجون 2015ء کو چند دنوں کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے درویشی کا دور بہت صبر اور شکر سے گزارا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد گزار قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والی مہمان نواز نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے سلسلہ کی خدمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں دوسرے بیٹے خدمت سلسلہ بجالا رہے ہیں۔ آپ کی بیٹی ربوہ میں مقیم ہیں۔‘‘

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

(مبشر احمد بدر، مربی سلسلہ قادیان)

خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین بدر صاحب درویش قادیان مورخہ یکم جون 2015 بروز بدھ قریباً ایک ماہ کی شدید علالت کے بعد بعمر 77 سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نماز جنازہ جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 12رجون 2015 میں آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا:

’’نماز کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھوں گا جو مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین صاحب بدر درویش قادیان کا ہے۔ یکم جون 2015ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق دیودرگ کرناٹک سے تھا۔ آپ کی شادی مکرم محمد دین صاحب بدر سے ہوئی جو تین سو تیرہ قدیمی درویشان میں سے تھے۔ مرحوم اپنے بچوں کو ہمیشہ نیکی تقویٰ سے زندگی بسر کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی نصائح کیا کرتی تھیں۔ درویشانہ تنگ دستی اور کثیر عیال کے باوجود صبر اور رضائے الٰہی پر ہمیشہ قائم رہیں۔ آپ نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے دو بیٹے سلسلے کی خدمت میں مصروف ہیں۔ مکرم مبشر احمد صاحب بدر نائب صدر عمومی اور لوکل مربی اور مکرم طاہر احمد صاحب بدر نائب ناظر بیت المال خرچ مقرر ہیں جبکہ ایک داماد مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید ہیں اور دوسرے داماد مکرم شمس الدین صاحب معلم کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

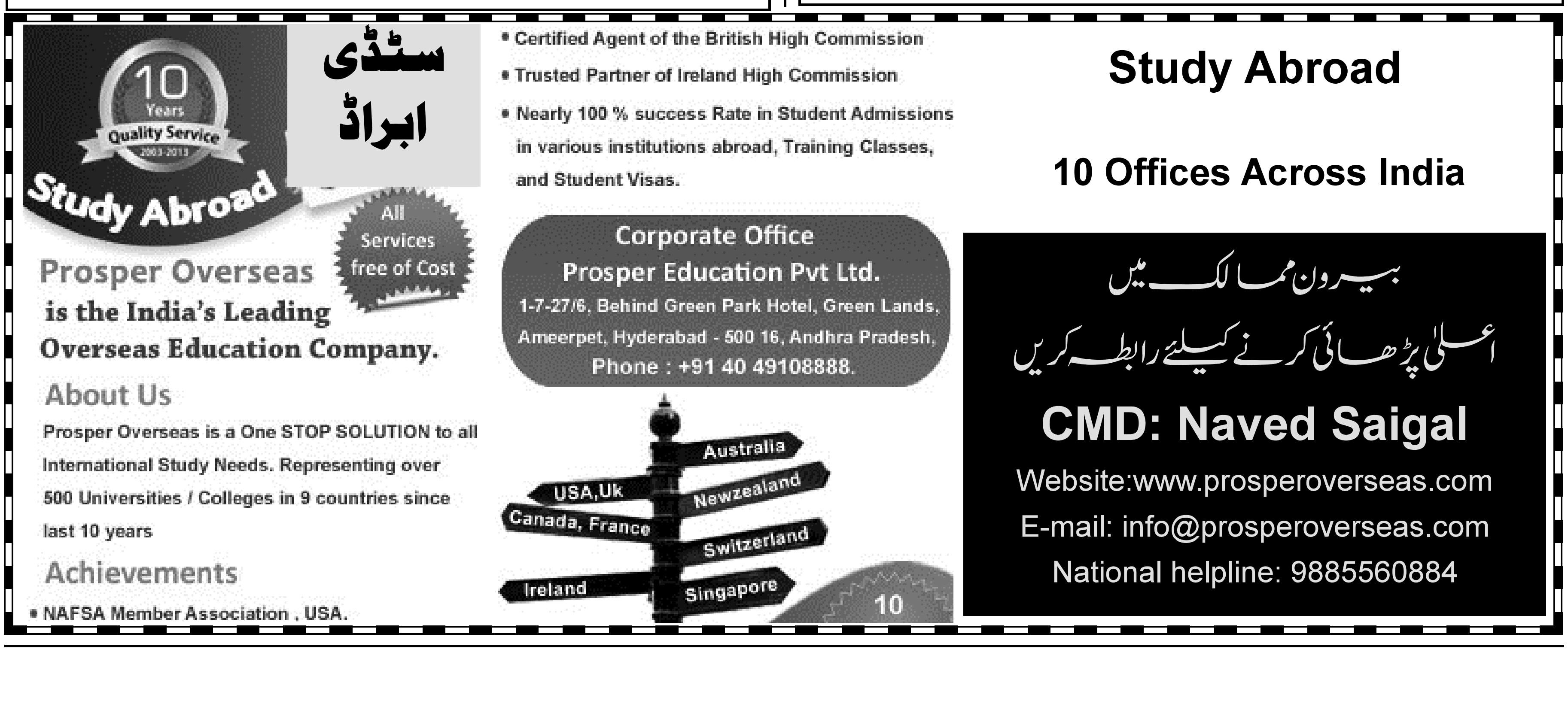

توحید کا قیام ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے میں ہماری کوشش ہونی چاہئے

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہمارے اعمال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے نیک بنائے اور ہمارے ہاتھوں سے زمین کو درست کرے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5؍جون 2015 بطرز سوال و جواب

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ بھارت 2015

سوال اس خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کس ملک کے جلسے کے شروع ہونے کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔

سوال جو لوگ مالی تنگی کی وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے سے قاصر تھے ان کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تحریک فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ سال بھر اس مقصد کے لئے کچھ نہ کچھ جوڑتے رہیں تا کہ جلسہ سالانہ کے لئے زادِ راہ میسر آ جائے۔

سوال جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ذکر الٰہی کے حوالے سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ جلسہ نہ کوئی دنیاوی میلہ ہے نہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے ...... جلسے کی کارروائی سنتے ہوئے، چلتے پھرتے ان دنوں کو ذکر الٰہی میں گزاریں ...... ان دنوں کی عادت کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بھی کچھ عرصے تک تو رہتا ہے اور اگر انسان کی توجہ رہے تو پھر لمبا عرصہ رہتا ہے۔

سوال حضور انور نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کیلئے کن اعمال کے بجالانے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں خالص ہو کر اس کی عبادت بھی کرنی ہوگی اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔ ہمارا کام اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوگا تو ہم اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ ہمیں دنیاوی تاریکی سے نکل کر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کشفاً دکھایا کہ آپ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا۔ وہ نئی زمین اور نیا آسمان کیا ہے؟

جواب اس سلسلہ میں حضور انور نے فرمایا: یہ نئی زمین اور نیا آسمان بنانا اور انسان پیدا کرنا وہ انقلاب ہے جو آپ نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کرنا تھا۔ نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا سب سے بڑھ کر اور کامل اور مکمل اظہار تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتا ہے۔ آپ نے کس طرح نئی زمین اور نیا آسمان بنایا کہ توحید کے دشمنوں کو توحید پر قائم کر دیا۔ وہی جو بتوں کو پوجنے والے تھے اور ایک خدا کے انکاری تھے وہ اَحَد اَحَد کہہ کر ہر طرح کے ظلم سہتے رہے ...... ان کی عورتوں نے بھی عبادت کے شوق اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کے لئے رات کی اپنی نیندوں کو حرام کر دیا ...... ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا معیار یہ تھا کہ اپنی جائیدادیں تک اپنے بھائیوں کو دینے کے لئے تیار تھے بلکہ پیش کیں ...... تو یہ ایک عظیم معجزہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آیا۔ ان باخدا انسانوں نے ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنا شروع کر دیا۔ پس یہی نئی زمینیں اور نیا آسمان تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے بنا اور اس زمانے میں آپ کے غلام صادق کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ نئی زمین اور نیا آسمان بناؤ۔ کیا جو حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کے تھے یا جو حالت روحانی اور اخلاقی ان کی تھی وہی حالت اب ہے؟ نہیں۔ بلکہ جو آپؐ کے آنے سے پہلے جہالت تھی وہ جہالت یہاں نئے سرے سے پیدا ہو چکی ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مسیح موعود اور مہدی موعود کو بھیجا تھا۔

سوال ایک ڈاکو میں حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے سے کیا تبدیلی پیدا ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مشہور ڈاکو تھا اور دوسرے چھوٹے ڈاکو اور چور وغیرہ اس کو بھتہ دیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ان سے لوگ پوچھتے تھے کہ تم مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بتاؤ۔ کوئی نشان تم نے دیکھا؟ تو انہوں نے کہا تم اور کیا نشان پوچھتے ہو مَیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہوں اور یہ ثبوت ہوں کہ میری کایا پلٹ کر رکھ دی ہے۔ چوروں سے تعلق کٹ گیا اور ڈاکے ختم ہو گئے اور عبادات میں مشغول ہو گیا۔

سوال اس امر کی کیا دلیل ہونی چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم نے اگر اس بات کی دلیل دینی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح نئی زمینیں اور نیا آسمان بنایا تو اس کا سب سے بڑا ثبوت ہماری ذات ہونی چاہئے۔ توحید کا قیام ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے میں ہماری کوشش ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف ہماری توجہ رہنی چاہئے۔ ہم صرف اعتقادی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے نہ ہوں بلکہ عملی تبدیلیاں بھی ہمارے اندر نظر آئیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ کہیں کہ یہ تو کوئی بالکل اور انسان ہو گیا۔

سوال نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے نشانات دو قسم کے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی کیا وضاحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ اس کی خوبصورت وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو قسم کے نشانات ہیں۔ ایک تو وہ جن کا پورا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ دوسرے وہ جن کے پورا ہونے میں ہمارا بھی دخل ہے اور جو ہمارے ذریعہ سے یا ہمارے واسطے سے پورے ہونے ہیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے ...... ایک نیا آسمان بنا کر ہم نے اپنے عقیدے میں نہ صرف تبدیلی پیدا کی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ گئے۔ لیکن دوسری صورت جو نئی زمین بنانے کی ہے اس میں ہماری کوششوں کا دخل ہے۔ صرف اچھا آسمان ہونا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا جب تک زمین بھی نئی نہ ہو اور بہتر نہ ہو اور اچھی زمین کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن کا دل زمین کی طرح ہوتا ہے ...... پس اپنے دلوں کو عقیدے کے لحاظ سے نہیں بلکہ عملوں کے لحاظ سے بھی فائدہ مند بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہمارے اعمال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے نیک بنائے اور ہمارے ہاتھوں سے زمین کو درست کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں طریق بتا دیئے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں ایک مصالحہ دے گئے اسے کام میں لانا ہمارا کام ہے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کیا واقعی ہم یہ کام کر رہے ہیں؟

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ کن باتوں کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض باتوں کی طرف میں توجہ بھی دلاتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتائی ہیں۔ ایک بات تو بنیادی ہے کہ قرآن کریم کا ہر حکم ہمارے اندر تبدیلی پیدا کرنے والا ہونا چاہئے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی وضاحت فرمائی ہے وہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان ہمارے اندر بنانے والا ہے اور پھر اس کو اختیار کر کے اس پر عمل کر کے ہم میں سے ہر ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنا سکتا ہے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے ...... یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقوق العباد کے کن معیاروں کے حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقوق العباد کے معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ اس کی ذات میں، نہ صفات میں، نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو“ (یعنی اپنے بدلے خود لینے کی کوشش نہ کرو۔) ”جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہو گا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔

✿...✿...✿

مسلمانوں کا فخر دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اسلام ہی کو ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 202)

طالبِ دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزول رحمت ہے۔ جس کا وسط مغفرت الٰہی ہے اور جس کا اختتام آگ سے آزادی پر منتج ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی و افراد خاندان

جماعتی رپورٹیں

فضل عمر درس القرآن کلاس

❁ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز (جھارکھنڈ) میں مورخہ 31 رمئی تا 14 رجون 2015 پندرہ روزہ فضل عمر درس القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا۔جس میں علاقہ کی کل 7 مجالس سے 130 احباب و مستورات نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس: 31 رمئی 2015 کو صبح 10 بجے مکرم شیخ فاروق احمد صاحب امیر ضلع ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم فہیم صاحب نے کی نظم مکرم فیض احمد خان صاحب نے پڑھی۔بعد ازاں خاکسار، مکرم منصور احمد خان صاحب آف اڈیشہ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پروگرام کے مطابق روزانہ صبح 9 تا 12:30 بجے چار گھنٹیاں لگتی رہیں، جس میں مبلغین و معلمین کرام نے شاملین کو نصاب کے مطابق دینی تعلیم دی۔بعد نماز عصر کتاب کشتی نوح اور کتابچہ اصلاح اعمال کا درس جاری رہا۔اس موقع پر شاملین کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔مورخہ 13 رجون 2015 کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم عنایت اللہ صاحب منڈاشی ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی محفل سوال و جواب منعقد کی گئی۔13 رجون کو شاملین کلاس کا تحریری اور زبانی امتحان لیا گیا۔

اختتامی اجلاس: 13 رجون کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم عنایت اللہ صاحب منڈاشی کی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ ابو جعفر صاحب نے کی۔نظم مکرم عثمان خان صاحب نے پڑھی۔رپورٹ خاکسار نے پیش کی۔بعد ازاں مکرم شیخ مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔صدارتی خطاب کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم آنے والے احباب و مستورات کے درمیان انعامات تقسیم کئے گئے۔دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

(حلیم خان، مبلغ انچارج، ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

جلسہ یوم خلافت

❁ جماعت احمدیہ چنئی میں مورخہ 31 رمئی 2015 کو شام ساڑھے پانچ بجے مسجد محمود میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس کی صدارت خاکسار نے کی۔تلاوت قرآن کریم مکرم شاہد احمد صاحب نے کی۔بعد ازاں مکرم مولوی ڈی۔شاہ جہان صاحب معلم سلسلہ، مکرم ظفر اللہ نوجوان صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب، مکرم محمد الیاس صاحب، مکرم ایس نور الدین صاحب اور مکرم مولوی ٹی۔ایم عبد المجیب صاحب نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔دوران اجلاس مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم محمد الیاس صاحب اور مکرم محمد عارف نے نظم اور ترانے پیش کئے۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں کل 125 افراد نے شرکت کی۔ (امیر جماعت احمدیہ چنئی)

❁ مورخہ 31 رمئی 2015 کو جماعت احمدیہ شموگہ میں مجلس انصار اللہ نے جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم رشید احمد سہیل صاحب نے کی۔مکرم منصور نوجوان صاحب نے عہد دہرایا۔مکرم مدثر صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔بعد ازاں مکرم اشرف غنی صاحب نے بعنوان ''خلافت اولیٰ (راشدہ) کے بعض واقعات'' اور خاکسار نے ''خلافت کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبد الواحد خان شاہد، مبلغ انچارج شموگہ)

❁ مورخہ 24 رمئی 2015 کو جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگل پور، بہار) میں مکرم محمد عبد الباقی صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم سید فضل باری صاحب نے کی۔مکرم سید ابو الفضل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔بعد ازاں مکرم سید اشرف صاحب، مکرم سید فضل باری صاحب اور خاکسار نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔دوران تقاریر مکرم سید اجمل احمد صاحب اور مکرم سید عبد النور صاحب نے نظمیں پڑھیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید آفاق احمد، معلم اصلاح وارشاد)

❁ جماعت احمدیہ کٹک میں مورخہ 27 رمئی 2015 کو احمدیہ مسلم مشن میں مکرم سید رفیع صاحب سیکرٹری امور عامہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید مکرم غلام رسول صاحب معلم سلسلہ کٹک نے کی۔نظم عزیز سید زکی احمد نے پڑھی۔بعد ازاں مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ انچارج کٹک نے ''خلافت کی برکات'' اور مکرم سید نجیب عامر صاحب قائد ضلع کٹک نے ''خلافت کی ضرورت اور اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔شاملین جلسہ کی تعداد 70 تھی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین۔ (سید شاہد احمد، سیکرٹری اصلاح وارشاد کٹک)

محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب آف لندن کو KBE ایوارڈ

❁ امسال 13 رجون 2015 کو ملکہ معظمہ برطانیہ کی سالگرہ کے موقع پر جن اعزازات کا اعلان ہوا ہے ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کو KBE کا ایوارڈ دیا گیا ہے جس کا پورا نام KNIGHT COMMANDER OF THE EXCELLENT ORDER OF THE BRITISH EMPIRE ہے۔آرڈر آف دی برٹش ایمپائر کے ایوارڈز میں سے KBE کا ایوارڈ اعلیٰ ترین ایوارڈ ہے۔اس آرڈر کے تحت دیگر اعزازات OBE، MBE اور CBE ہیں۔محترم ڈاکٹر صاحب کو قبل ازیں OBE کا ایوارڈ مل چکا ہے۔KBE ایوارڈ کا مطلب ہے کہ آپ کو سَر کا خطاب دیا گیا ہے۔یہ خطاب پورے نام کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔یعنی اب آپ کا نام سر افتخار احمد ایاز لکھا اور پکارا جائے گا۔اللہ تعالیٰ یہ ایوارڈ محترم افتخار احمد ایاز صاحب اور جماعت کیلئے بہت مبارک کرے۔آمین

(عطاء المجیب راشد، امام مسجد فضل لندن)

احمدیہ مسلم مشن ڈائمنڈ ہاربر میں

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ 24 پرگنہ بنگال کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

❁ مورخہ 16 رمئی 2015 کو احمدیہ مسلم مشن ڈائمنڈ ہاربر میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ 24 پرگنہ کا سالانہ اجتماع زیر صدارت مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ 24 پرگنہ منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید، عہد و نظم کے بعد خاکسار شیخ محمد علی مبلغ انچارج 24 پرگنہ نے پردہ کی رعایت سے لجنہ و ناصرات کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔دعا کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔شام پانچ بجے اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات کی تقریب مکرمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کولکاتہ نے تقریر کی بعدہ صدر اجلاس نے لجنہ و ناصرات کو قیمتی نصائح سے نوازا۔آخر پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔اس اجتماع میں ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ، نارتھ 24 پرگنہ، مدنا پور اور کولکاتہ کی کل 20 مجالس سے 210 سے زائد لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ (شیخ محمد علی، مبلغ انچارج ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ)

ایسٹ سنگھ بھوم میں بمقام موسیٰ بنی مائنز جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

❁ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں مورخہ 14 رجون 2015 کو جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد ہوا۔جس میں 7 مجالس (موسیٰ بنی، سردہ، مہو بھنڈار، جمشید پور، رام گڑھ، بوکارو، دھنباد) کے 300 احباب و مستورات نے شرکت کی۔صبح 10 بجے مکرم شیخ مسعود احمد صاحب مرکزی نمائندہ و مبلغ دعوت الی اللہ شمالی ہند کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن مجید مکرم محمد اسرافیل صاحب معلم سردہ نے کی۔نظم مکرم عثمان فانی صاحب نے پڑھی۔بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔مکرم فاروق احمد صاحب معلم جمشید پور نے بعنوان ہستی باری تعالیٰ، مکرم خالد ملکانہ صاحب مبلغ انچارج دھنباد نے بعنوان آنحضرت ﷺ بحیثیت رحمت للعلمین، مکرم فیض احمد خان صاحب معلم مہو بھنڈار نے بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحیثیت عاشق رسول ﷺ اور خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔اس موقع پر محترم عنایت اللہ منڈاشی صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی، مکرم سید جاوید انور صاحب صدر جماعت جمشید پور اور مکرم سید آفتاب عالم صاحب نے خصوصی تقاریر کیں۔دوران جلسہ مکرم شبیر احمد چاند صاحب اور مکرم فیض خان صاحب نے نظمیں پڑھیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔جلسہ کی خبریں اگلے روز علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبارات اور نیوز چینلز پر نشر ہوئیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین۔

(حلیم خان، مبلغ انچارج ضلع ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

پندرہ روزہ تربیتی کلاسز مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کی جانب سے قادیان کے جملہ حلقہ جات کے اطفال کی مشترکہ پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کا انعقاد مورخہ 12 رجون تا 26 رجون 2015 کیا گیا۔جس میں جملہ اطفال کو انکے نصاب کے مطابق روزانہ ایک گھنٹہ مختلف تربیتی امور کے متعلق ممبران مجلس عاملہ نے لیکچرز دیئے اور بچوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔تربیتی کلاسز کے آخری روز اطفال کو احاطہ دار المسیح میں مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی گئی اور ان مقامات کی تاریخ سے مطلع کیا گیا۔

(سید وحید الدین احمد، سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان)

وصــــایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7328: میں عبد القدیر شمس ولد مکرم شمس الدین احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-1-2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان موضع طاہر نگر چنتہ کنٹہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شریف خان العبد: عبدالقدیر شمس گواہ: بی. انور احمد

مسل نمبر 7329: میں بی. ناصر احمد ولد مکرم بی. بالے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-1-2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف خان العبد: بی. ناصر احمد گواہ: بی. انور احمد

مسل نمبر 7330: میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم عبدالقدیر شمس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-1-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/10551 روپے، چاندی 12 تولہ موجودہ قیمت -/4800 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف خان الامۃ: شاہدہ بیگم گواہ: انور احمد

مسل نمبر 7331: میں شہناز تبسم زوجہ مکرم منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-1-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کی بالی ایک جوڑی نصف تولہ قیمت اندازاً -/12500 روپے، حق مہر -/10000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف خان الامۃ: شہناز تبسم گواہ: بی. انور احمد

مسل نمبر 7332: میں ناصرہ بیگم زوجہ ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-1-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/9000 روپے، ایک تولہ سونے کا ہار جس کی موجودہ قیمت -/20,000 روپے ہے، چاندی کی پازیب 7 تولہ جسکی موجودہ قیمت -/1750 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شریف خان الامۃ: ناصرہ بیگم گواہ: بی. انوار احمد

مسل نمبر 7333: میں نادیہ بیگم بنت مکرم غلام احمد صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-1-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا ایک تولہ گلے کی چین اور کان کی بالی اندازاً قیمت -/25000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شریف خان الامۃ: نادیہ بیگم گواہ: بی. انور احمد

مسل نمبر 7334: میں امۃ المتین بنت مکرم محمد ابراہیم ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 7-11-1996 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی وزن 2.450 گرام ۲۲ کیریٹ قیمت اندازاً -/5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ابراہیم ناصر الامۃ: امۃ المتین گواہ: طارق محمد

مسل نمبر 7335: میں صوفیہ سمن ملک بنت مکرم ملک نصیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر تاریخ پیدائش 26-1-1997 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3-12-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فیضان احمد ملک الامۃ: صوفیہ سمن ملک گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7336: میں سیدہ زیب النساء زوجہ مکرم قمر احمد ٹکا خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/48,000 روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی 50 گرام 22 کیریٹ قیمت اندازاً -/1,10,000 روپے، زیور نقرئی پازیب دو جوڑی 50 گرام قیمت اندازاً -/1500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد الامۃ: سیدہ زیب النساء گواہ: قمر احمد ٹکا خان

مسل نمبر 7337: میں نیہا ممتاز بنت مکرم ممتاز احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 6-1-1998 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد الامۃ: نیہا ممتاز گواہ: طارق محمود

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)

Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25رجون 2015ء بروز جمعرات نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ غزالہ یاسمین صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محی الدین زبیر صاحب)

20جون 2015 کو 44سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم قاری محمد یاسین صاحب آف ایسٹ افریقہ کی پوتی اور مکرم یوسف علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ مرحومہ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، نظام خلافت سے انتہائی درجہ پیار کرنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جلسہ سالانہ پر نومبائعین کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ایم.ٹی.اے کے ابتدائی ایام میں پروڈکشن ٹیم میں خدمت بجالاتی رہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ اسی طرح اپنے حلقہ میں لجنہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت بھی اپنی لجنہ کی سیکرٹری تبلیغ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہی تھیں۔ پسماندگان میں اپنی والدہ اور میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بنگوی (کیلیفورنیا، امریکہ)

11جون 2015 کو 86سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت زیوراں بیگم صاحبہ کے سب سے چھوٹے بیٹے اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت رحمٰن بی بی صاحبہ کے داماد اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم آف لندن کے چھوٹے بھائی تھے۔ زندگی کا بیشتر حصہ کراچی میں گزارا۔ چند سال پہلے آپ امریکہ شفٹ ہوگئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ ادریس بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میر عبد الرشید صاحب مرحوم)

10جون 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب آف بدوملہی کی بیٹی اور مکرم میر اللہ بخش صاحب آف راہوالی کی بہو اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ وقائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ سادہ مزاج، کم گو، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ کسی پر بوجھ بننا پسند نہ کرتیں اور اپنے کام خود کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم میر وسیم الرشید صاحب (مربی سلسلہ) سیرالیون میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ حمیدہ صادق صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد صادق صاحب، ربوہ)

15جون 2015 کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں، کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ بیماری کا تمام عرصہ صبر سے گزارا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، خوش اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور، صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی کرنے والی، صابرہ وشاکرہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری عقیدت تھی۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ آپ مکرم آصف محمود صاحب مربی سلسلہ، استاد جامعہ احمدیہ سیرالیون کی والدہ تھیں۔

(4) مکرم عبدالمجید اختر صاحب (راولپنڈی)

30جنوری 2015 کو 67سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو کافی عرصہ حلقہ سید پوری گیٹ کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، بہت مخلص اور ہردلعزیز انسان تھے۔ کبھی بھی کسی سوالی کو گھر سے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ خلافت کے ساتھ نہایت عقیدت کا تعلق تھا۔

(5) مکرمہ ظفر النساء بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی محمد الیاس صاحب، نارووال)

6مئی 2015 کو 79سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی احمد دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ بہت مدبر نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھیں۔ جماعتی کاموں میں صدر لجنہ مقامی اور دیگر عہدیداران کے ساتھ معاونت کا کام نہایت خوشی سے بجالاتی تھیں۔

(6) مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب، دارالعلوم غربی ربوہ)

11راپریل 2015 کو 74سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے حلقہ میں لجنہ کی گروپ لیڈر تھیں۔ اسی طرح جمعہ کے موقع پر بھی ڈیوٹی دیا کرتی تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔

(7) مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب (ابن مکرم چوہدری طفیل صاحب آف دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ)

5جون 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو اپنی جماعت میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ آپ نمازوں کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

❁...❁...❁

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 20

امانتوں کے حق ادا کرنے میں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے گھریلو باتوں میں سے بھی کہ لڑکا لڑکی جب شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں تو ایک دوسرے کے لئے ایک دوسرے کو ان کے کچھ حقوق ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی ایک امانت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہاں تک فرمایا ہے کہ جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے مہر مقرر کیا اور نیت یہ کی کہ وہ اسے نہیں دے گا تو وہ زانی ہے اور جس نے کسی سے قرض اس نیت سے لیا کہ وہ اسے ادا نہیں کرے گا تو وہ چور ہے۔ پھر دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے امانت کے معیار کو کہاں تک لے جانے کی توقع رکھی ہے اور تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رشد کے مشورہ دیا تو اس نے اس سے خیانت کی۔ یعنی اگر تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے صحیح رنگ میں مشورہ نہیں دیا تو یہ خیانت ہے۔

پس بہت احتیاط کی ضرورت ہے ان معاملات میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں امانت کی ادائیگی اور خیانت سے بچنے کے کیا معیار دیکھنا چاہتے ہیں آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ جو شخص بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ فرمایا ہر ایک مرد جو بیوی سے اور بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لا الہ الا اللہ کا قائل نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔ پس امانتوں کے دقیق اور باریک پہلو تلاش کر کے ان پر عمل کرنا ہمیں امانت کی ادائیگی کرنے والا بناتا ہے جس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ تمام حقوق جو ہمارے ذمہ ہیں یہ ایک امانت ہیں تمام فرائض جو ہمارے ذمہ لگائے گئے ہیں یہ ایک امانت ہیں اور ان کی ادائیگی ہم پر فرض ہے اور یہ فرض ادا کرنا ضروری ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اس پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے پھر ایک اور اللہ تعالیٰ کا حکم آج بیان کرنے کے لئے میں نے لیا ہے جو معاشرے کے حسن اور خوبصورتی کو نکھارنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ حقوق کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ بلکہ اس سے بھی آگے جا کر ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ معاشرے کی خوبصورتی حقوق کی ادائیگی سے بھی آگے جا کر قربانی سے پیدا ہوتی ہے۔ صرف حق نہیں ادا کرنے بلکہ حق ادا کرنے کے لئے قربانی بھی کرنی پڑتی ہے بعض دفعہ۔ جس معاشرے میں ہر انسان نہ صرف ایک دوسرے کے حق ادا کر رہا ہو بلکہ قربانی کر کے حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہو وہ معاشرہ حقیقی طور پر اس معیار تک پہنچتا ہے جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنت نظیر معاشرہ ہے اس کا نظارہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں نظر آتا ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور باوجود غریب ہونے کے دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے۔ پس جب ایسی سوچ اور ایسے عمل ہوتے ہیں تو پھر قربانیوں کی روح پیدا ہوتی ہے اپنے نفس کے جذبات کو بھی انسان دباتا ہے دوسروں کے لئے بھلائی چاہتا ہے اور احسان کا سلوک بھی کرتا ہے۔ اس کردار کی عظمت کی اعلیٰ ترین مثال تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں نظر آتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرما دیا اور بے شمار مثالیں ہیں اور۔ پھر غصہ کو دبانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کی آپ نے اپنے صحابہ کو کس طرح تلقین فرمائی تربیت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حالت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ یعنی مؤمن وہی ہے جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یا وہ جو ظالم لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور بیہودگی کا بیہودگی سے جواب نہیں دیتے۔ آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان کان آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہیں ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلدی خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں جہاں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے اور انہیں مستقل رکھنے کی توفیق عطا فرمائے وہاں ہمارے دوسرے اخلاق اور حقوق کی ادائیگی کے معیار بھی قائم کرنے اور انہیں مستقل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جیسا کہ میں نے کہا ہمارے جو کسی بھی رنگ میں جماعت کا کام کرنے والے ہیں ان کو سب سے پہلے اپنے نمونے پیش کرنے چاہئیں۔ گھروں میں بھی اور باہر بھی۔ دعاؤں کی طرف میں دوبارہ توجہ دلاتا ہوں، پہلے خطبہ جو تھا رمضان کا اس میں بھی کہا تھا مختصراً دوبارہ کہہ دوں کہ جماعت کی ترقی اور دشمنوں کے خطرناک منصوبوں سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کریں آجکل اور غلبہ اسلام کے لئے بھی بہت دعا کریں جہاں اپنے لئے دعا کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁...❁...❁

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 9 July 2015 Issue No. 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لا الہ الا اللہ کا قائل نہیں

روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے

اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 3 / جولائی 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو احکامات دیئے ہیں ان کو یاد رکھنا ان کو دہراتے رہنا انہیں دوسروں کو بھی یاد دلانا جن لوگوں کی یاد دلانے کی ذمہ داری ہے مؤمنین کی جماعت کا کام ہے۔ اس میں ہم میں سے وہ سب شامل ہیں جو یا مربیان ہیں یا عہدے داران۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام میں ایک مرکزی نظام کے علاوہ ذیلی تنظیموں کا بھی نظام ہے اور پھر جماعتی مرکزی نظام میں بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام میں بھی ملکی سطح سے لے کر مقامی محلے کی سطح تک عہدے دار مقرر ہے اور ہر عہدے دار سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خلافت کا دست و بازو بن کر ان فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرے جو وسیع تر پھیلاؤ کے ساتھ خلافت کی ذمہ داری ہے۔ پس اگر اس بات کو تمام مربیان اور عہدے دار سمجھ لیں تو ایک انقلابی تبدیلی جماعت میں پیدا ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو دوسروں کو یاد دلانا یا یہ احساس پیدا ہونا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے طوعی طور پر یا مکمل طور پر وقف زندگی کر کے جو جماعتی خدمت کی توفیق دی ہے تو میں سب سے پہلے اپنے جائزے لوں کہ کس حد تک میں خود اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر کے وہ نمونہ بننے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ میں دوسروں کو ان احکامات کی یاد دلا سکوں۔ اگر میں صرف دوسروں کو یاد دلا رہا ہوں اور میرا اپنا عمل اس کے خلاف ہے یا اس سے دور ہے تو پھر بڑے خوف کا مقام ہے اور استغفار کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی استغفار کرنا چاہئے لیکن اس حوالے سے بہت زیادہ استغفار کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ یہاں یہ بھی ہم میں سے ہر ایک پر واضح ہونا چاہئے کہ کسی بھی عہدے دار کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ نصیحت کرنا میرا کام نہیں۔ بلکہ ہر سیکرٹری چاہے وہ سیکرٹری ضیافت ہے یا ذیلی تنظیموں میں خدمت خلق یا کھیلوں کا نگران ہے کوئی بھی ہے اس کا کام ہے کہ اپنے نمونے قائم کرے اگر وہ کسی بھی صورت میں خدمت انجام دے رہا ہے اور اگر یہ ہو جائے تو پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ پچاس فیصد سے زیادہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی بن سکتی ہے۔ چاہے وہ مسجدوں میں نمازوں کی حاضری ہو یا دوسری قربانیوں اور حقوق العباد کا معاملہ ہو۔ پس ہر سطح پر جماعت کی خدمت کرنے والا پہلے تو اپنے آپ اپنے اندر دیکھے کہ ان احکامات کی کس حد تک میں پابندی کر رہا ہوں۔ ان کی جگالی کر کے اپنی حالت بہتر بنائے اور پھر دوسرے کو بتائے۔ اس طرح ہر احمدی کا بھی فرض ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو دیکھے اور دہرائے اور بار بار سامنے لائے۔ اگر ہم اس طرح کرنا شروع کر دیں تو ایک عظیم انقلاب ہے جو ہم لا سکتے ہیں اور نہ صرف اپنی اصلاح کرنے والے ہو سکتے بلکہ دنیا کو حقیقی اخلاق کے معیاروں کا پتا دے سکتے ہیں۔ پس اس طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کر کے ان پر عمل کرنا چاہئے۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے بعض باتوں کا ذکر کیا تھا جو ایک مؤمن کا خاصہ ہونی چاہئیں۔ آج بھی میں بعض باتیں پیش کروں گا۔ رمضان کا مہینہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتا ہے بندے کی اصلاح کا۔ یہ مہینہ جہاں ہمیں ہماری عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلانے اور ان کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے۔ پس اس مہینے میں ہمیں اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی جگالی کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والوں کے معیار بہت بلند اور بہت اونچے ہونے چاہئیں۔ بغیر کسی جائز عذر کے روزے بھی نہیں چھوٹنے چاہئیں اور اسی طرح رمضان کا جو مقصد ہے عبادت کا وہ بہترین رنگ میں پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح رمضان کے ساتھ قرآن کریم کا زیادہ پڑھنا بھی مسنون ہے پس خاص طور پر قرآن کریم کی تلاوت کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے ہر ایک کو اور اس میں سے پھر احکامات کی تلاش کر کے ان کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے ہر ایک کی اور جیسا کہ میں نے کہا نمازیں اور عبادت تو ہر مؤمن کا ویسے بھی ایک فرض ہے۔ ہاں رمضان میں ان عبادتوں میں نمازوں میں مزید خوبصورتی ہمیں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی طرح زیادہ سے زیادہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے بھی تر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہمارے دل کی گہرائیوں تک ہے وہ ہماری نیتوں کو جانتا ہے اور ہمارے اعمال کو ہماری نیتوں کے مطابق دیکھتا ہے تو پھر ہمیں اس نیت سے مسجدوں کی آبادی اور عبادت کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس مہینے کی عبادتوں کو پھر زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اگر تہجد کی عادت پڑ گئی یا دن کے نوافل ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگئی تو پھر اس عادت کو مستقل اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔ اے لوگو تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں ایک جگہ فرمایا کہ اے لوگو اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ فرمایا کہ عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اس سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابل پر ہیچ سمجھا جائے۔ جہاں تک علمی اور اعتقادی سوچ کا تعلق ہے ہم سب جانتے ہیں کہ خدا ہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ خدا ہی ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور زندہ خدا ہے۔ دعاؤں کو سنتا ہے اور اس سے دل لگانا چاہئے لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ سے ہم میں سے اکثر لوگ جو ہیں وہ خاص تعلق پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے جو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ تعلق جو دوسرے ہر تعلق کو ہماری نظر میں ہیچ بنا دے۔ رمضان میں ایک ماحول کے زیر اثر اس طرف قدم بڑھنے شروع ہوتے ہیں اور پھر رمضان کے بعد اکثر کے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ ہوتے ہوتے یہ قدم پھر بالکل رک جاتے ہیں۔

پس اپنے عمل سے ہمیں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز ہیچ ہے اور اس بات کو سمجھنے کے لئے دلوں کا تقویٰ پیدا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تاکہ تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا ہو۔ عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کر کے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک حاصل کرنا ہے اور جب صفات کا ادراک پیدا ہو تبھی ہر چیز اس کے مقابل پر ہیچ بن سکتی ہے یا ہو سکتی ہے۔ جب ہم اپنے رب کی عبادت کا حق ادا کر کے اس کی اس صفت سے روحانی لحاظ سے فیض پائیں گے تو تقویٰ میں بڑھیں گے اور جب تقویٰ میں بڑھیں گے تو پھر ہماری عبادتیں صرف رمضان تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ سارے سال اور ساری عمر پر محیط ہوں گی۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ انسان کے پیدا کرنے کی علت غائی یہی عبادت ہے۔ یعنی پیدائش کا مقصد یہی ہے۔ فرمایا جیسے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ یعنی عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی کساوت کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ پس ہمیں ہر وقت ہشیار رہ کر اپنی عبادتوں کی نگرانی اور حفاظت کی ضرورت ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے چلے جائیں اور روحانی ترقیات بھی حاصل کرنے والے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ہمیں ایک حکم ہے کہ فرمایا کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ وَ تَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم اس خیانت کو جانتے ہو گے۔ پس یہ بہت توجہ طلب اور اہم حکم ہے۔ خیانت صرف بڑی باتوں یا بڑے کاموں میں ہی نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں اور کاموں سے لے کر بڑی بڑی باتوں اور کاموں سب پر حاوی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو ایک پاک جماعت کے قیام کے لئے آئے تھے آپ نے اپنی شرائط بیعت میں خاص طور پر خیانت نہ کرنے اور اس سے بچنے کا دوسری شرط میں عہد لیا ہے ہم سے۔ ہر برائی چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ برائی ہے لیکن بعض برائیاں ایسی ہیں جو دوسری برائیوں کو بھی جنم دیتی چلی جاتی ہے اور خیانت بھی ان میں سے ایسی ایک برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خیانت کی عادت پھر اپنی امانتوں اور فرائض کی ادائیگی سے بھی خیانت کرواتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خائن نہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حقوق ادا کرنے والا ہوسکتا ہے نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرنے والا۔ نتیجۃً ایسے شخص کی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ عابد بننا تو بہت بڑی بات ہے ایک خائن تو ایمان لانے والا بھی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک روایت میں یہاں تک ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے انسان بھی محفوظ رہیں۔

پس ہر انسان کے حقوق کی ادائیگی ایک مسلمان پر فرض ہے اور اس حق کی ادائیگی نہ کرنا اسے خائن بنا دیتا ہے۔ پھر ایک احمدی کے لئے جماعتی نظام کی پابندی ہے اور اپنے عہدِ بیعت کو نبھانا ضروری ہے۔ جماعت کا ہر فرد اپنے اپنے اجتماعوں میں یہ عہد دہراتا ہے کہ وہ نظام جماعت کا پابند رہے گا۔ پس یہ عہد بھی ایک امانت ہے اور اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ خلافت سے وابستگی اور اطاعت یہ بھی ضروری ہے عہد میں دہرائی جاتی ہے۔

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad